ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲٦ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, March 5, 1913.

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲٦ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 5, 1913.

تلغراف خصوصي

— * —

جنگ پر ایک پر اسرار خاموشي طاري هے - اس تمام هفتے میں کوئي تار برقي دفتر میں نہیں پہنچي - ریوٹر کي تار برقیوں میں جنینا کي ایک جنگ کي خبر دي گئي هے - اور محمود شوکت کا سرکاري بیان نقل کیا هے که صلح کي کوئي خواهش نہیں کي گئي - یه پہلے سے معلوم تها -

اطلاع

— * —

(۱) یه نمبر غیر معمولي تاخیر کے بعد یعنے اتوار کے دن ڈاک میں ڈالا جاتا هے - اینده سے پرچه عین وقت پر نکلے گا یا نہیں نکلے گا -

(۲) ایڈیٹر سخت بیمار' اور خطوط کے جواب سے مجبور -

(۳) اس نمبر کی اشاعت کے اسباب میں علاوه علالت کے ' ایک خاص سبب یه تها که کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردي تهی - جسکی وجه سے کام بالکل بند رها -

(٤) خط و کتابت میں ان امور کا خیال رکھیے ' ورنه دفتر کي دقتیں بڑهتي جائیں گی -

(الف) جو خطوط دفتر کے متعلق هوں ان پر ایڈیٹر کا نام نه لکها جاے منیجر کا نام هو -

(ب) بعض حضرات ایک هي خط میں ایڈیٹر کو بهي مخاطب کرتے هیں اور پهر اُن امور کو بهي لکھتے هیں ' جنکا تعلق دفتر سے هے - اگر وه خط دفتر میں بهیجدیا جاے ' تو ایڈیٹر جواب کیلیے نہیں سکتا - اگر جواب لکھنے کے انتظار میں رکهدیا جاے تو بهیجنے میں تاخیر هو - پس ضروري هے که جو خطوط ایڈیٹر کو لکھے جائیں انمیں صرف وهي امور هوں' جنکا تعلق ایڈیٹر سے هے - البته دفتر کي کسي بدنظمي یا شکایت پر اگر ایڈیٹر کو توجه دلاني هو تو وه دوسري بات هے - کم از کم اتنا تو ضرور کیا جاے که ایک هي لفافے میں الگ الگ دو کاغذ هوں -

فہرس

— * —

تلغراف خصوصي	۱
شذرات	۲
افکار و حوادث	۳
مقالۂ افتتاحیه	
حدیث الغاشیه (۳)	۵
نامورانِ غزوۂ بلقان	
انقلاب عثماني	۸ ب
مقالات	
مسئلۂ اسلامیه	
شئون عثمانیه	
مظالم یورپ	۱۱
البانیه اور دولت علیه	۱۲
مراسلات	
مجلس تکمیل مسلم یونیورسٹی علي گڑه کا مسوده (خانه ساز ڈیپوٹیشن)	۱۴
ایک تصویر غازي انور بے کي خود نوشته سوانح عمري	۱۵
فہرست زر اعانه دولت علیه اسلامیه	۱۵
فکاهات	
سر آغا خاں کا خطاب ترکوں سے (۱) - (۲)	۱۶
یونیورسٹي ڈیپوٹیشن	[illegible]

تصاویر

— * —

مرقع انقلاب	صفحه خواص
غازي انور بے درنه میں روانگي سے پہلے	۸ (د)
درنه کے ایک خیمے میں غازي انور بے اور انکے هم راز	۸ (ج)
قسطنطنیه میں غازي انور بے اور مجلس شوره	۸ (د)

شذرات

چندۂ ہلال احمر

ایک خطرۂ عظیم

(۲)

لیکن اب سوال یہ ہے کہ بحالت موجودہ کیا کرنا چاہیے ؟

اولین کام یہ تھا کہ چندے کے وصولی کے کاموں کو صرف چند معتبر ہاتھوں میں محدود کردیا جاتا اور ایک سنٹرل کمیٹی اسکے لیے قائم کی جاتی ' تاکہ جو طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے اسکا انسداد ہو -

لیکن سردست اس بحث کو ہم چھیڑنا نہیں چاہتے - اگر چھیڑینگے تو ایک نیا مناقشۂ شدید پیدا ہوجائیگا - صرف اسقدر کہدینا کافی سمجھتے ہیں کہ لوگ احتیاط اور عقلمندی سے کام لیں ' اور مشتبہ ہاتھوں سے اپنے تئیں بچائیں - خواہ وہ ہاتھ کتنا ہی بلند اور معزز ہو -

اسکے بعد اہم ترین سوال قسطنطنیہ کا سامنے آتا ہے - ہم کو صاف صاف طور پر کہنا پڑتا ہے کہ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کے نام روپیہ بھیجنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں - اس وقت تک لاکھوں روپیہ اسکے نام جا چکا ہے - اور اب تک بعض لوگ بھیج رہے ہیں - اول تو وہ کوئی ذمہ دار حکومت کی جماعت نہیں - پھر جیسا کہ پچھلے اشاعت میں لکھ چکے ہیں ' ارسال زر سے اصل مقصود اعانت حکومت ہے' نہ کہ وہاں کی کسی انجمن کیلیے روپیہ فراہم کرنا -

پس آیندہ سے کوئی صاحب چندہ ہلال احمر کا روپیہ " انجمن " کے نام نہ بھیجیں' بلکہ براہ راست حکومت کے نام روانہ کریں - اسکے لیے ضروری بات یہ تھی کہ دولت عثمانیہ کو صحیح طور پر علم ہو جاتا کہ ارسال زر سے اصل مقصود ہمارا کیا ہے ؟ ہم نے اپنی جس چٹھی کا ذکر گذشتہ اشاعت میں کیا تھا ' اسمیں علاوہ اور بہت سے ضروری امور کے' اس بارے میں بھی تفصیلی خیالات ظاہر کیے تھے' اور ہزایکسلنسی محمود شوکت پاشا کو یقین دلایا تھا کہ ہندوستان کی رقوم گو بہت حقیر ہیں ' لیکن جن حالات میں پیش کی جاتی ہیں ' انکے لحاظ سے حق رکھتی ہیں کہ انکے عمدہ استعمال کا مطالبہ کریں - ہمکو اپنی خدمات محقرہ کا پورا معاوضہ مل جائے گا اگر اطمینان ہو جائے' کہ وہ وقت کی اصلی اور مقدم ضروریات میں صرف ہوتی ہیں -

ہز ایکسلنسی نے بذریعہ تار جن امور کا اشارۃً جواب دیا ' انمیں ایک یہ مسئلہ بھی تھا -

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ جو روپیہ ابتک ہندوستان سے (ہلال احمر) کے نام گیا ہے ' اسکی نسبت ہمارا اطمینان مضطرب ہے - حکومت کی طرف سے باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہیے کہ اس روپیہ کی مجموعی تعداد کتنی ہے ؟ کن کن لوگوں نے بھیجی ہے ؟ وہ کیونکر صرف کیا گیا ہے ' اور کیوں نہ حکومت اسکو اپنے قبضہ تصرف میں لیلے ؟ نیز حکومت کی جانب سے از سر نو رسیدیں آنی چاہئیں ' تاکہ مزید اطمینان کا ذریعہ ہو' جنکو رسیدیں نہ ملی ہوں' اپنے روپیہ کی نسبت تحقیق کرائیں ' اور پبلک معلوم کرسکے کہ لینے والوں نے انکا روپیہ واقعی بھیجا ہے یا نہیں ؟

ہم نے ایک فہرست ہندوستان کے اُن لوگوں کی طلب کی گئی تھی ' جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں جمع کی ہیں اور اس بارے میں کوشش کی ہے - جہاں تک ہمکو معلوم تھا ' ایک فہرست مرتب کر کے بھیجدی ہے ' نیز ایک فہرست اُن ناموں کی بھی بھیج دی ہے ' جنہوں نے (ہلال احمر) کے نام روپیہ بھیجا ہے ' یا بھیجنے کا اعلان کیا ہے -

روپیہ کی نسبت ہمارا خاص ارادہ دوسرا ہے - ہمکو معلوم ہے کہ (غازی انور بے) کے ساتھ جو جماعت اس وقت کسی عظیم الشان مقصد کے حصول کیلیے نکلی ہے ' اسمیں ایک گروہ بعض عرب اور کرد مجاہدین کا بھی ہے - ہماری تمنا ہے کہ ہندوستان سے ایک معقول رقم مخصوص فراہم ہو کے روانہ ہوتی رہی ' اور اسکے لیے کوئی قابل اطمینان انتظام ہو جائے کہ وہ صرف غازی موصوف کی مہم میں صرف ہوگی - یہ کام چنداں مشکل نہیں ہے - ہم مسلسل مخابرہ کر رہے ہیں - اگر واقعات نے مہلت دی ' اور تشفی بخش جوابات آگئے تو بہت جلد اسکا اعلان کر دینگے -

---

مسودہ یونیورسٹی ڈیپوٹیشن کی نسبت ایک تحریر آجکے صفحۂ مراسلات میں درج کی جاتی ہے ' جس میں قوم کو جناب نواب (وقار الملک) کی تحریر گرامی پر توجہ دلائی ہے ' اور بجا طور پر افسوس کیا گیا ہے اُس متفقہ تغافل پر' جو انکی تحریر کے ساتھ خلاف معمول قدیم ظاہر کیا جا رہا ہے -

ہم خود اس معاملے کو پوری تشریح اور تفصیل کے ساتھ پیش کرنا چاہتے تھے - چنانچہ ایک سلسلۂ تحریر شروع کردیا گیا ہے جو تین نمبروں میں ختم ہوگا -

دوسرا نمبر آج کی اشاعت میں آپ پڑھینگے ' اور تیسرا اشاعت آئندہ میں -

درحقیقت یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ نواب (وقار الملک) کے اعلان کو نکلے ہوے کئی ہفتے ہوگئے - وہ صریح طور پر ایک جماعت پر فریب ' غلط بیانی ' اور خانہ ساز کارروائیوں کے کرنے کا الزام [illegible] رہے ہیں ' لیکن پھر یہ کیا ہے کہ دلوں کی طرح سب کی زبانوں پر بھی مہریں لگ گئی ہیں' اور ایک صدا بھی کہیں سے نہیں اٹھتی ؟ کیا یہ اسکا ثبوت قطعی نہیں ہے کہ حربۂ شدید ' اور ڈھال سے ہاتھ خالی ہیں ؟

اس تجاہل عارفانہ سے اصل مقصود یہ ہے کہ کسی طرح اس تحریر اور اسکے اثر کو دبا دیا جاے ' اور ڈیپوٹیشن کے متعلق پھر کوئی نئی بحث پیدا نہو - چند دن اور اسی طرح نکل جائیں گے ' پھر جب ڈیپوٹیشن ویسراے کی خدمت میں پہنچ جاے گا تو نہ نواب صاحب کی تحریر کسی کو یاد آے گی اور نہ ۲۸ ڈسمبر کے پچھلے پہر کی پر اسرار صحبتیں -

وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ بایں ہمہ جوش و خروش ' قوم ابتک احمق اور ہر سخت سے سخت فریب کو گوارا کرنے کیلیے طیار ہے - پس کوئی وجہ نہیں کہ انکو بے اطمینانی ہو - ابھی کل کی بات ہے کہ سرآغا خاں نے ترکوں کو مسٹر گلیڈ اسٹون کی وصیت کی تعمیل کا حکم دیا ' آج وہ ایک لاکھ روپیہ قرض دے رہے ہیں اور ہم کو پوری اُمید ہے کہ بے وقوف قوم کو خوش کر دینے کیلیے یہ کافی ہے -

سخت ضرورت ہے کہ قوم بغیر فرصت کو ضائع کیے ہوے نواب صاحب قبلہ کی شہادت پر متوجہ ہو ' اور یا اسکی تائید کرے - یا تسلیم کرلے کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے جھوٹ ہے -

فذاقت وبال امرها ، وكان عاقبة امرها خسرا

(۹ : ٦٥)

انقلاب عثمانی

— * —

۲۳ - جنوری : سنہ ۱۹۱۳ -

— * —

یہ تصویر میں اُس موقعہ کی ہے ' جب (غازی انور بے) مع [illegible] انجمن اتحاد و ترقی باب عالی میں داخل ہوے ہیں - ناظم پاشا چیختا ہوا باہر نکلا ہے' اور اسکے ایڈیکانگ نے گولی چلائی ہے ' جس کے جواب میں انقلاب خواہوں کی طرف سے بھی گولی چلی اور ناظم لڑکھڑا کر گرگیا -

ایکے دہنی جانب دروازہ ہے ' جہاں سے انور بے داخل ہوا - اسکے کاندھے پر اور [illegible] کھڑا ہے ' اس علامت سے آپ پہچان لیں - گول میز کی دوسری جانب ناظم پاشا گولی کھاکر گر رہے ہیں - انکے پیچھے کامل پاشا [illegible] حفاظت کر رہا ہے - انور بے کے عقب میں بھی ایک شخص زخمی ہوچکا ہے - اسکو کامل پاشا کے ایڈیکانگ نے گولی ماری تھی -

افکار و حوادث

— * —

سامع مشفق

— * —

مسلمانوں کے اگر دشمن بڑھتے جاتے هیں تو خوش کی بات هے که نئے دوستوں کی بهی کمی نہیں - منجمله انکے ایک نئے دوست نامدار اور ناصح مشفق صوبجات متحده کے جدید فرمانروا هیں - کیا هوا اگر (مردی نمبر) همارے خلاف اعلان جہاد مقدس کرتا هے' کیونکه (سر جیمس مسٹن) بهی موجود هیں' جو اسکو بالکل غلط بتلاتے هیں -

هم سمجهتے هیں که هز آنر جبسے اس صوبے کے تخت فرمانروائی پر متمکن هوے هیں' انکا زیاده وقت همارے هی فکر میں بسر هوتا هے - وه ایک صوبے کے حکمران هیں جس میں مسلمان بستے هیں' پس انکو بڑی پریشانی هے که کہیں گمراهیوں میں مبتلا هو جائیں - اسلیے انکا کوئی وعظ [illegible] مسلمانه و حکیمانه سے خالی نہیں جاتا - وه همارے قومی کالج کے پیٹرن هیں' اسلیے انکو به حیثیت ایک مسلمان فقیهه کے طلباے کالج کیلیے فتوا دینا پڑتا هے که ترکوں کے غم میں روزه رکهنا جائز نہیں' مزید براں یه که صحت کیلیے بهی مصر هے - انکو " اسلام کی شاندار روایات " کے تحفظ کی سب سے زیاده بے چینی هے' اسلیے علی گڈه کالج کے وعظ میں ارشاد هوا تها که اپنے اقبال کی گذشته باتیں بهول جاو' اور اب ارشاد هوتا هے که [illegible] دنیا میں هو رها هے اسکو بهی بهلادو!

پچهلے دنوں گورکهپور میں وعظ فرماتے هوے آپ اپنے اس درد محبوب کو فراموش نه کرسکے !

درد میرا مجهسے بہتر هے که اس محفل میں هے

هز آنر نے فرمایا:

میں یہاں کے مسلمان حضرات کو ایک دوستانه مشوره دینا چاهتا هوں - مسلمانوں کے دلوں کو [illegible] ترکوں کی شکستوں اور زخمیوں اور بیواؤں کی حالت زار سے سخت چوٹ لگی هے' جس سے آپ نے عملی همدردی کا ثبوت دیا هے - مصیبت زده لوگوں کی دستگیری کے لیے چنده دیجیے - هندوستان کے مسلمان یه چاهتے هیں که اس قضیه میں ترکوں کے حق میں [illegible] صلح هو - برٹش گورنمنٹ ان کی اس [illegible] فریقین کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کر رهی هے' مگر اس دور افتاده حصه دنیا میں نه تو [illegible] جانتے هیں' اور نه میں جانتا هوں که بین الاقوامی [illegible] پیچیده اور نازک هوتے هیں ؟ پهر [illegible] مخالفت کا یه الزام دینا اور یه [illegible] کو صلح کے لیے مجبور نہیں کرتی [illegible] هے - اس رحجان سے مجهے به [illegible] هوتی هے که مسلمان اخبارات میں لکهنے اور جلسوں میں [illegible] بے سوچے سمجهے باتیں کہتے هیں - [illegible] طور هوتا هے [illegible] جس نے ان کے [illegible] اصل [illegible] بالکل بے بنیاد هے - مگر [illegible] جوش [illegible] سے ایسی باتیں کہتے هیں' اسلیے [illegible] هیں "

معلوم هوتا هے که آج کل مسلمانوں کو نصیحت کرتے هوے یه بات [illegible] ضروری سمجهه لی گئی هے که سب سے پہلے چنده [illegible] دن بهی [illegible]

چند دن گذرے هیں که (سر آغا خان) نے همکو نصیحت کی تهی - هز آنر کی طرح وه بهی مسلمانوں کے حکمران هیں - لیکن انکی تمهید بهی بعینه یہی تهی که چنده دو - شاید جو نصائح حقیقی آگے چلکر ارشاد هوا کرتے هیں' انکے لیے مخاطب میں استعداد سماعت پیدا کرنے کیلیے اس تمهید دلپذیر سے کام لینا ناگزیر هے -

بهر حال نصیحت کی صدا خواه کہیں سے آے' اسکا جواب شکر اور پهر عمل هے - شکر کیلیے تو هم بهمه وجوه مستعد هیں' اور جب انگلستان کے بڑے بڑے حکمران عہده داروں کو یاد کرتے هیں' تو هز آنر کی شکر گذاری اور زیاده بڑهجاتی هے - کیا هوا اگر هز آنر کو هماری چند باتیں پسند نہیں' لیکن تاهم انکو " دروازۂ مسجد " کے نظارے کا تو شوق نہیں هے ؟

اب رها عمل' تو افسوس کے ساتهه کہنا پڑتا هے که گو هم اسکےلیے طیار هوں' لیکن همارے چاروں طرف کے اسباب اسکے لیے طیار نہیں هیں - هز آنر همارے کانوں کو اپنے نصائح سنا سکتے هیں' لیکن دماغوں سے هماری عقلیں چهین نہیں سکتے - وه اپنی دوستانه نصیحت کے پیچهے اپنی قوت حکمرانی کا گرز گراں رکهه سکتے هیں' لیکن هماری آنکهوں پر پرده نہیں ڈال سکتے - انکے اختیار میں هے که غلط کو صحیح بتلادیں' مگر انکے لیے ابهی اس قوت کو حاصل کرنا باقی هے که سچ کو جهوٹ ثابت کردیں - وه اگر کہیں که هماری عقلیں ضعیف اور همتیں پست هیں' تو هم مان لیں گے' کیونکه اسکا بڑا ثبوت یہی هے که وه همکو نصیحت کر رهے هیں' لیکن اگر وه کہیں که هم عقل سے بالکل محروم هیں' تو اسے تسلیم کرنے کیلیے ابهی طیار نہیں - البته اگر نصیحت فرماؤں کی نصیحت کا' اور مخاطبین کی سماعت کا یہی حال رها' تو عجب نہیں که وه وقت بهی آجاے - اور یه پهر انکی مزید خوش قسمتی هوگی -

---

سند انیس سو نیره میں ایک صوبے کا حکمران اپنی سرکاری تقریر میں هم سے خواهش کرتا هے که واقعات کو جهٹلاؤ اور دنیا کو بهول جاؤ اور خود یه بهول جاتا هے که الحمد لله اب اسکے مخاطب شمالی نائیجریا کے وحشی نہیں هیں' بلکه هندوستان کے لکهنے پڑهنے والے انسان هیں ! انسانی جرأتوں کی اس عجیب ترین مثال کو کیا کہا جاے ؟ وه کہتے هیں که " اس دور افتاده ملک میں نه آپکو اصلی حالات معلوم هیں اور نه مجهکو " [illegible] هے که مسلمانوں کی خیر خواهی کے افکار و [illegible] سے هز آنر [illegible] کی [illegible] که ملتی هو که وه حالات معلوم کریں' لیکن الحمد لله که هم کو معلوم هیں - هم جانتے هیں که طرابلس کی جنگ کیونکر چهڑی اور وه کون حکومت تهی جو اس جنگ سے اصلی فائده اٹهانا چاهتی تهی ؟ هم کو یاد هے که ۲۶ - اکتوبر کو عیسائی تهذیب و تمدن کے ایک جلوۂ مشرقی نے طرابلس میں خون کا سیلاب' اور انسانی لاشوں کی دیواریں کهڑی کردیں' اور انگلستان کی نوع پرست [illegible] کے بنے هوے پتلوں میں سے کسی کو شرم نه آئی که سنه ۱۸۹۸ - کے انگریزی فتنۂ مسیحی کو یاد کرکے اٹلی سے [illegible] - هم اس حکومت کو اچهی طرح پہچانتے هیں جسکے سامنے اسکے ایک نئے آلۂ کار نے ایران میں (ثقة الاسلام) کو پهانسی دی اور مسلمانوں کی ایک مقدس زیارت گاه کا گنبد گوله باری سے توڑ ڈالا مگر اسکی [illegible] هوئی شرم و غیرت کو ذرا بهی جنبش نه هوئی - هماری آنکهیں اس حکومت کے پہچاننے میں کبهی دهوکا نہیں کها سکتیں' جس نے ترکی کو اٹلی سے صلح کر لینے پر مجبور کرنا چاها' اور اسکے لیے وه ترکیب اختیار کی گئی که بلقانی ریاستوں نے ترکی سرحد پر [illegible] شروع کردی - هم کو اچهی طرح معلوم هے که

(سر جیرڈ لوتھر) اُس حکومت کا کونسل ہے ' اور اُس نے مختار پاشا کو یہ کہکر اس طرح دھوکے میں رکھا تھا کہ " جنگ کیلیے ترکی کوئی طیاری نہ کرے ' ہم ریاستوں کو کسی طرح جنگ شروع کرنے نہ دینگے " اور اسلیے خواہ کتنے ہی پردے ڈالے جائیں ' مگر ہم اس حکومت کو بیک نظر شناخت کرلے سکتے ہیں ' جس نے ترکوں کی اس دردانگیز شکست کے اسباب فراہم کیے -

پھر ان تمام باتوں کو جانے دیجیے - ہم ہز آنر کی خاطر اُس حکومت کے پہچاننے سے کیونکر انکار کردیں ' جسکا وزیر اعظم سلانیک کے فتح کی خبر سنکر اپنے مقدس صلیبی خوشی کے جوش کو دبا نہ سکا اور قسطنطنیہ کے فاتح کی اُس امید نا کام و رسوا کن کا اعلان کردیا ' جسکے ابتک پورا نہونے کی شرمندگی کو تو ہمارے ہز آنر بالقابہ کا دل بھی ضرور محسوس کرتا ہوگا ' گو مواعظ و نصائح میں اسکے اظہار کا کوئی موقع نہو -

پھر اگر ہز آنر کی محبت فرمائیوں کی خاطر اس واقعہ کو بھی فراموش کردیں ' تو اس یاد داشت کا کیا جواب ہوگا ' جسکے نیچے " مسیحی اتحاد " کے تمام دستخطوں کے ساتھہ سب سے بڑی " اسلامی سلطنت " کے بھی دستخط تھے ' اور جسکا یہ مضمون تھا کہ ترکی فوراً تمام مفتوحہ اور غیر مفتوحہ مقامات بلغاریا کے حوالہ کردے ؟ کیا ہز آنر چاہتے ہیں کہ پانچ ہزار مسلمان عورتوں کو ایک مسجد میں جلا دیا جاے ' سر ایڈورڈ گرے کی صمم بکم بارگاہ سے جواب دیا جاے کہ " ہم کچھہ نہیں کرسکتے " اور پھر بھی ہم اپنے تئیں اپنے ناصحوں کے ہاتھہ میں چھوڑ دیں تا کہ وہ ہماری آنکھوں پر باطمینان پٹی باندھ دیں اور کانوں کو آہنی چادروں سے بند کردیں ؟

اصل یہ ہے کہ نصیحت کرنا آسان ہے مگر درد مندوں کے دل کو سمجھنا مشکل ہے - ہز آنر نے نصیحت فرمائی کی مشق تو خوب کرلی ' لیکن دلوں کے سمجھنے کی مشق باقی ہے :—

بزیر شاخ گل افعی گزیدہ بلبل را
نوا گراں نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

ہز آنر اللہ کا شکر کریں کہ خدا نے انکو اس قوم میں پیدا کیا ہے ' جو ہمارے اقبال مرحوم کی جانشین ہے ' اور ہماری کھوئی ہوئی متاع سے جسکی دکان کی آرائش ہوئی ہے - قوت و حکومت کا جو خلعت ہمارے جسم پر راس نہ آیا ' قدرت نے وہ اسکے کاندھوں پر ڈالدیا -

ہر جادہ کہ از نقش پئے تست بہ گلشن
جا کیست بجیب ہوس انداختۂ ما

انکو ہم بدبختوں کے دل کی تپش کیا معلوم ؟ اقبال و کامرانی کے بستر پر آرام کرنے والے ' خاک محرومی و مذلت پر لوٹنے والوں کا درد دل نہیں سمجھہ سکتے - بہتر ہے کہ وہ ہماری فکر میں اپنا عیش تلخ نہ کریں ' اور ہم کو ہماری حالت پر چھوڑ دیں - ہم اپنے ناصحوں کو دیکھہ چکے ہیں اور اب کسی نئے تجربے کی ہم میں ہمت نہیں -

---

(ہز آنر) براہ نوازش فرض کریں کہ ترکی کے کسی آرمنی گرجے کے گنبد کا مثلث اس ترکی توپوں کی زد سے گر گیا ہو ' یا کسی مقدس پادری کو پھانسی پر چڑھا دیا ہو ' اسکا موقعہ دیا گیا ہو کہ اپنے خداوند مصلوب کی سنت ادا کرنے کا شرف عظیم حاصل کرے - یا گرجے کے احاطے کے اندر پانچ ہزار " مقدس کنواری " کے پرستاران جمیلہ کے ساتھہ وہی سلوک کیا جاے ' جو فلاکت زدہ البانی عورتوں کے ساتھہ کیا گیا ہے - اور اسکی نسبت ہاوس اف کامنس میں حکومت کو جب توجہ دلائی جاے کہ اسلام کی اس بربرانہ خوں ریزی اور وحشیانہ ظلم و تعدی پر کیوں خاموشی اختیار کرلی گئی ہے ؟ تو سر ایڈورڈ گرے جواب دیں کہ " ایک غیر طرفدار حکومت کیلیے یہ محال ہے کہ وہاں جاکر اسکا انسداد کرے "

ہز آنر اپنے قلب مبارک پر ہاتھہ رکھکر فرمائیں کہ ایسی حالات میں انکے خیالات اپنی قومی حکومت کی نسبت کیا ہونگے ؟

(ہز آنر) کسی ایسے " مسیحی اتحاد " سے بالکل بے خبر ہیں جو اسلام کو مٹانے کیلیے کیا گیا ہے ' اور اسکو صرف چند فتنہ انگیز مفسدوں کا اختراع سمجھتے ہیں - یہ اچھی بات ہے ' اور ہندوستان میں ہمارے حکمران یورپ اور انگلستان کے واقعات سے عملاً لاعلم ہی رہیں تو انکے اور ہمارے ' دونوں کیلیے بہتر ہے ٭ لیکن افسوس کہ جس طرح ہز آنر اپنے آپ کو اور ہمکو ' دونوں کو یورپ کے " بین الاقوامی " فلسفۂ سازش کے سمجھنے سے قاصر سمجھتے ہیں ' ویسا ہی ہم بھی خود اپنے تئیں اور انکو ' دونوں کو واقعات کے قدرتی اثر کے محو کرنے سے بھی قاصر پاتے ہیں - ہز آنر کی قدرت سے باہر ہے کہ وہ " مشرقی مسئلہ " کی اُس پوری تاریخ کو ہم سے چھپا سکیں جو گذشتہ نصف صدی کے " بین الاقوامی مسائل " کی اصلی محور رہی ہے - سلطان عبد الحمید نے ممالک غیر کی خبروں اور یورپ کے اخباروں کی فوج میں اشاعت بند کردی تھی ' مگر گورنمنٹ آف انڈیا کے ہم شکر گذار ہیں کہ اُس نے ایسا نہیں کیا ہے - اِس جو کچھہ ہمیں معلوم ہے ہم اس پر ہز آنر کی تصدیق و تغلیط کے محتاج نہیں -

فرڈنینڈ اور شاہ یونان اعلان جہاد کرتا ہے ' جس طرح چوتھی صلیبی جنگ میں پادریوں کے گروہ جنگ مقدس کا صبح و شام وعظ سناتے تھے ' اسی طرح بلغاری اور سروی پادری فوج کے ساتھہ ساتھہ بائبل در بغل سفر کرتے ہیں ' لیکن تمام یورپ کی فضا میں ایک صداے اعتراض بھی نہیں اٹھتی - یہ کیا ہے ؟ اگر شیخ الاسلام بھی بلغاریا کے مقابلے میں اعلان جہاد کر دیتا ' تو کیا انگلستان اور یورپ کی حکومتیں خاموش ہو رہتیں ؟

با وجود اسکے انگلستان سے مسٹر (بکالن) ممبر پارلیمنٹ صوفیا جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ " تمام انگریز اس جنگ میں بلقان کے ساتھہ دل سے شریک ہیں ' اور بہت سے انگریز بطور والنٹیر کے آنے والے ہیں "

انگلستان میں پادریوں نے اتوار کے دن بلقانیوں کی فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں - جنوبی ویلز کے بشپ نے نٹنگھم میں تقریر کرتے ہوے کہا :

" ترکی کے عیسائیوں کی حالت اب نا قابل برداشت ہے - ضرور ہے کہ اعلان جنگ کیا جاے - لہذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن ہے "

مسٹر لائڈ جارج اور وزیر مال اس انجمن کے قائم کرنے میں شریک ہوتے ہیں ' جو وسط منسٹر میں بلقانیوں کی حمایت کیلیے قائم کی گئی تھی ' اور انگریزی پارلیمنٹ کے ممبر اسمیں حصہ لیتے ہیں - اس انجمن میں یہ طے کیا جاتا ہے کہ " بلقانی حق بجانب ہیں ' نتیجہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہو ' مگر مقدونیا ضرور آزاد کردیا جاے گا "

رہی انگلستان کی عام پبلک ' تو ابھی کل کی بات ہے کہ (پال مال گزٹ) نے لکھا تھا :

" ہمارا اصلی فرض یہ ہے کہ عیسائیوں کی مدد کریں - بیشک یہ ہماری دلی تمنا ہے کہ ہم اپنے بلقانی عیسائی بھائیوں کو دیکھیں کہ وہ اسی طرح اس نغمۂ سیاست کو الاپ رہے ہیں ' اور مشرقی و جنوبی یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رہے ہیں ' جس طرح انکے بھائیوں نے کبھی اسپین کو عربوں سے پاک کیا تھا "

الہلال

۲٦ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری

حدیث الغاشیہ

(۳)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار

یا

یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

وہ " شیفتہ " کہ دھوم تھی حضرت کے زھد کی '
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے !!

(۱)

مرغ اسیر کی گرفتاری اور صیاد بے مہر کی تغافل شعاری کا مرثیہ ہمارے شعرا کی بدولت ایک دلچسپ داستان بنگئی ہے -

فرض کیجیے کہ کوئی قیمتی چڑیا آپنے ھزاروں آرزوں اور تمناؤں سے پکڑی ہو ' اور اسکا مضغۂ ضعیف آپکی مضبوط مٹھی میں اس طرح دبا ہوا ہو ' کہ ذرا انگلیوں کو اور سخت کیجیے تو غریب کی کاغذی پسلیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں -

لیکن یکایک آپکو ایک ٹھوکر لگی ' اور اب جو دیکھتے ھیں تو ھاتھہ خالی ہے ' اور وہ صید ستم سامنے کے کسی درخت کی بلند ٹہنی پر بے فکر و بے پروا بیٹھا ہوا چہچہا رہا ہے - گویا اسطرح آپکو چیلنج دے رہا ہے کہ صیادی کا دعوا ہے ' تو یہاں آکر گرفتار کیجیے ! آب حسرت سے دیکھتے ھیں اور انقلاب حالت پر خونبار ھیں ! اللہ اللہ ! ابھی چند لمحے پہلے جو مشت پر و بال اپنی زندگی و موت کیلیے ہمارے رحم کا محتاج تھا ' اب ہماری بے بسی و لاچاری پر اپنی ازادانہ پر فشانیوں سے طعنہ زن ہے !

بعینہ یہی حال فونڈیشن کمیٹی کے پہلے اجلاس کا تھا ' وہ صیادان سخت پنجہ ' جنھوں نے قومی ازادی اور جماعتی راے کی سنہری چڑیا کو برسوں اپنی آھنی انگلیوں میں دبا کر مقید کر رکھا تھا اور استبداد گرفت کا یہ حال تھا کہ اف کرنے کی بھی اجازت نہ تھی اب چشم تر اور نگاہ خونبار سے دیکھہ رہے تھے کہ ایک ھی جست برق رفتار میں انکے قبضے سے نکل گئی ہے ' اور وہ ھاتھہ ' جو کل تک کسی کے پر و بال مقید سے بھرے ہوے تھے ' اب خالی ھیں تا کہ جی بھر کے اپنی محرومی اور بے بسی پر ماتم کرلیں !

نا کامی سے بڑھکر نا کامی کے طعنوں کی تکلیف ہوتی ہے - ستم یہ تھا کہ یہ بے مہر چڑیا اڑکر چلی نہیں گئی تھی ' بلکہ سامنے کے ایک درخت پر بیٹھی ہوئی تھی - کبھی اپنے پروں کو ھلا ھلا کر یاد دلاتی کہ یہی پر تھے ' جنکو آپکے قبضے میں حرکت کی بھی اجازت نہ تھی ' لیکن اب کسطرح ہوا میں پھیلاے جا رہے ھیں ؟ کبھی گردن ھلا ھلا کر چہچہاتی ' اور اسمیں یہ دلدوز طعنہ مضمر تھا کہ کل تک یہی زبان تھی ' جو کسی کے خوف و ھیبت سے ھلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی - آج آپکی زبان بھی اسکے سامنے نکلتے ہوے کٹ کٹ جاتی ہے !

وانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین !

(۲)

بہر حال انقلاب حالت نے لیڈروں کے کیمپ میں ایک تہلکہ مچا دیا ' پچھلی جنگ کی ھزیمت سامنے تھی ' اور آئندہ کی خوفناک ھزیمتوں کے تصور سے اس " ایدری " کے " سومنات " کا ھر بت لرزاں و ترساں تھا :

فاقبل بعضھم علی بعض یتلاومون ' قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین ! (٦۸ : ۲۰)
پس لگے آپسمیں ایک دوسرے کو ملامت کرنے ' اور اخر کار سب بول اٹھے کہ ھاے ہماری کم بختی ! بیشک ہم بڑی نا فرمانیوں اور گمراھیوں میں مبتلا تھے !

تاھم ایک ھی رات درمیان میں باقی رھگئی تھی ' اور جو کچھہ ہونا تھا ' ضرور تھا کہ طلوع افتاب کی روشنی سے پہلے ھی انجام پا جاے - پس جب " سومنات " کے چھوٹے بتوں نے دیکھا کہ ہمارا عمل ' بھر کچھہ کام نہیں دیتا ' تو :

قال اوسطھم ' الم اقل لکم لولا تسبحون (٦۸ : ۱۸)
ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا ' کہنے لگا کہ کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ اپنے (اُس آخری) معبود ھی کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا ہے ؟)

یہ اس طرف اشارہ تھا کہ طاقتوں اور قوتوں کے اس " بت اعظم " سے کیوں نہیں خواستگار اعانت ہوتے ' جسکی سحرکار آنکھوں کی برق بخشی سے اس مندر کے تمام چھوٹے بڑے سنگی بت طاقت حاصل کرتے ھیں ؟

افرا یتم اللات والعزی ' ومناۃ الثالثۃ الاخری ؟ (۵۳ : ۱۹)
(پھر) کیا تم نے " لات " اور " عزی " نامی بتوں کو نہیں دیکھا ہے ؟ اور وہ ' جو ایک (سب سے بڑا) تیسرا بت اور ہے ' اور جسکا نام " منات " ہے ؟

دعا مستجاب ہوئی اور بالاخر " اعمال و اشغال مخفیہ " کی یہ عظیم الشان رات اس طرح شروع ہوئی کہ سب سے پہلے اس " مقدس عمل تسخیر " کو انجام دیا گیا ' جس کا ظاھری و سادہ نام ظاھر بیں لوگوں کی زبان میں (ڈنر) ہے ' اور ہماری اصطلاح میں : بل ھی فتنۃ ' ولکن اکثرالناس لا یعلمون (۱) میں داخل -

(۳)

راویان صداقت شعار اور ناقلان عدالت اثار روایت کرتے ھیں کہ یہ " عمل " ساڑھے بارہ بجے تک بجمیع شرائطہ جاری رہا :

اور جو کچھہ کہ ہوا ' قابل اظہار نہیں

" تسخیر کواکب " کے عمل کی مشکلات آپ کو یا ھمکو کیا معلوم ؟ اُنسے پوچھیے جنھوں نے اس فن کے علم و عمل ' دونوں میں دستگاہیں حاصل کی ھیں - پھر مقصد جیسا اھم ہوتا ہے ' اتنا ھی عمل بھی قوی ہوتا ہے - اس عمل میں بڑی مشکل یہ تھی کہ " قران السعدین " نہیں ' بلکہ " قران الضدین " کا سامان کرنا تھا ' مریخ اور زھرہ ' دونوں کو جمع کرنا تھا ' اور مشتری کے گرد حلقہ کھینچنا تھا تا کہ " زحل " کے فرمان سے باھر قدم نہ نکالے - بہر حال عامل کا پنجہ سخت تھا ' مریخ اور زھرہ ' دونوں کو ایک دائرے میں جمع کر ھی کے چھوڑا ' یہاں تک کہ " زھرہ " سے باایں ھمہ ناز و عشوہ ' بعدہ اسے لیا کیا کہ عین حضرت " مریخ " کے برج کے سامنے ' اپنا رقص ھوش افگن نظارہ کیوان ارضی کو دکھلائے گی !

(۱) بلاشبہ وہ ایک بڑا فتنہ ہے ' مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں -

اس صحبت فلکي میں تو یه عجائب و غرائب انجام پا رہے تھے ' اور ادھر زمین کے بسنے والوں کي قسمت سر پیٹ رہي تھی
بگزر ز سعادت و نحوست ' که مرا
ناهید بغمزہ کشت و مریخ بقهر !

(۴)

اصل یه ہے که پہلے اجلاس میں جن بعض زبان آوران آزادي نے سرگرم تقریریں کي تھیں ' انکي نسبت لیڈروں نے پہلے ہي سمجھ لیا تھا که ابھي ان سنہري تکروں کیلیے آگ کي آزمائش باقي ہے - ۲۹ - دسمبر کے جلسے میں جبکہ لفظوں کي جگہ زبانوں سے شعلے نکل رہے تھے ' تو (راجه صاحب محمود آباد) ہمارے مجلس طراز دوست مسٹر (محمد علي) کو مخاطب کرکے دل ہي دل میں ضرور کہتے ہونگے :

مجالس طرازوں کے دیکھے ہیں سب مزے
تم اتفاق سے نہیں تنہا اگر ملے

بالاخر انتظار میں زیادہ دیر نہیں لگي' اور بہت جلد تنہائي کا " گوشه خلوت " هاتھ آگیا - خلوت سے اسرار و نیاز محرمان مجالس تک تو پہنچنے نہیں ' هم ایسے نیوروں کو کیا خبر؟ تاهم یہاں تک تو تمام راوي متفق ہیں که (راجه صاحب) نے اپني شکست کا اعتراف کیا اور کہا که اگر ہرانا ہي چاہتے تھے تو ہار جانے کا اقرار کرتے ہیں - اب اور کیا چاہتے ہو ؟ :

بیا که ما سپر انداختیم اگر جنگ است !

کہا جاتا ہے که (راجه صاحب) نے کہا تھا که " جب تک مسٹر محمد علي بام نه کیے جائیں گے ' کچھ نہیں ہونا " یہی سبب ہے که اس " خلوت شب " کي بارات کا دولھا انھي کو بنایا گیا ' اور رات بھر " سہرے " کي تزئین و آرایش میں صرف ہوگئي - خیر ' همکو اس سے کوئي بحث نہیں که رات بھر کي بیداري خلوت میں کیا کچھ کیا گیا ؟ هم تو صبح کي چشم خمار آلود ' اور زلف پریشان کي ادائیں دیکھنے والوں میں تھے - اور یه جو اپنے حصے میں آیا ' تو اسپر شاکي بھي نہیں - ہمارے دوست کے هم وطن بلکه انکے سابق رئیس (یوسف علي خاں ناظم) کا فلسفه اس موقعه کیلیے همیں یاد تھا :

ادائیں شب کي تو سب لوگ دیکھتے ہیں ' مگر
هم انکي بگڑي ادائیں سحر کو دیکھتے ہیں

(۵)

خیر ' یه تو اس " شب وصل " کي شام تھي ' اسکے دور کو کہیں جلد نبٹائیے ' کیونکہ اصلي پر لطف حصه تو اسکے بعد آتا ہے ' جبکه رندان باده گسار نے " حجلۂ نیم شبي " آراسته کیا ' اور موٹر کاریں بھیج بھیج کر ایک ایک شریک پیماں کي قسمت حصه کو مژدۂ باده گساري سے بیدار کیا گیا :

وقت آں نیست که در حجره بخوابي تنہا !

" ذکر عیش به از عیش " یعني :

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے !

چشم تصور سے کام لیجیے که دسمبر کے آخري ہفتے کي سرد راتیں ہیں ' لیلاۓ شب کي زلف کمر سے گذر چکي ہے ' ایک کنج خلوت میں صحبت باده پرستي گرم ہے ' اور گرم گرم سازشوں کي :

دھري شراب ہے ' بیٹھے ہیں جا بجا ساقي !

قبل اسکے که آپ کسي مدعي زهد کو الزام دیں' آپ ہي کو منصف بناتے ہیں که بھلا ایسي توبه شکن اور ولوله انگیز صحبت میں اگر ہمارے کسي " دوست " کي توبه نے لغزش کھائي ' اور اس جام عہد نے فراموشي کو منہ سے لگاتے ہي بني' جو کسي نے " دست طلائي " سے پیش کیا تھا ' تو انصاف کیجیے ' آخر پہلو میں دل کس کے نہیں ہے ؟ اور پھر یه تو وہ مقام ہے که هاروت و ماروت کے قدم بھي ڈگمگا گئے تھے :

ساقیا مرا ز من ' عالم جوانیها ست !

خود صحبت آزمایان شبینه کا بیان ہے که یه باده گساري رات کے دو بجے تک جاري رهي تھي - الله الله !! جاڑے کي راتیں اور پچھلے پہر کي " پر اسرار " صحبتیں !! آپ الزام و اعتراض کي فکر میں ہیں' اور " رات کے دو بجے " کے لفظ سے نہیں معلوم کیسے کیسے خیالات میرے دماغ میں گذر رہے ہیں ؟ رات کي تاریکي' پچھلا پہر' رندان ماهر و کهنه مشق کا هجوم ' اور بعض نوجوان و نوآموز مدعیان حریف بزم ' سعل مے پرستي کا یه عالم ! اب کیا کہوں که کیا کہنا چاهتا ہوں ؟

مست بر بستر من افتد و رندان دانند
حالت مست ' که بر بستر هشیار افتد !

(٦)

اب ادھر کي سنیے - یہاں تو شب زنده داران باده گساري " صبح خمار " کي اعضا شکنیوں میں کروٹیں بدل رہے تھے ' اور ادھر صبح آٹھ بجے ہي سے اجلاس کا هال تماشائیان بزم سے بھر گیا - ایک دن پہلے حصول مقصد کیلیے جو تدابیر گونا گوں و بوقلموں اختیار کي گئي تھیں ' منجمله انکے ایک تدبیر خاص یه تھي که جلسه کیلیے ٹکٹ مقرر کر دیا گیا ' اور یہاں تک همیں بھي اتفاق تھا ' کیونکہ آج اسٹیج پر پردے سے جو پتلیاں نکلنے والي تھیں ' وہ تھیٹر کے آموخته یاد کیے ہوۓ ایکٹروں کي طرح ایک تماشے سے زیاده نه تھیں ' اسلیے ضرور تھا که (باصطلاح عوام) اس " تماشه گھر " کیلیے ٹکٹ بھي مقرر کیا جاۓ ' لیکن اسپر طره یه تھا که ٹکٹ کیلیے پہلے تو یه شرط لگائي گئي که صبح آٹھ بجے سے پہلے لے لیے جائیں ' حالانکه جاڑوں میں آٹھ بجے تک رات کي کہر سے فضا بھي صاف نہیں ہوتي - پھر ٹکٹ لینے کیلیے تھیٹر کے صدر دروازے پر ٹکٹ گھر کي کھڑکي کا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جو لوگ وہاں پہنچتے تھے انسے کہا جاتا تھا که راجه صاحب کے هاں جائیے - راجه صاحب کے هاں سے صدا اٹھتي تھي که جہاں سے آئے ہیں' اسي طرف پچھلے پانوں پھریے :

یاں سے واں ' واں سے یہاں' حکم ہوا وصل کي شب
هم اٹھاتے ہي بچھاتے رہے بستر اپنا !

اس سے غالباً مقصود اصلي یه تھا که ان مشکلات کي وجه سے دو خیال طبقے کي مجازفني جمع نه ہو سکے - یه بھي خبر اڑي تھي که ایک جماعت اس کیلیے باہر سے ٹھیکے پر بلائي گئي ہے - ایک جماعت راوي ہے که پولیس کي قوت سے بھي کام لینے کا اراده کیا گیا تھا - لیکن صبح کو پھر ان تمام انتظامات کے عمل میں لانے کي ضرورت باقي نہیں رهي ' کیونکہ رات کے قول و قرار کے بعد سب مطمئن ہوگئے تھے ' که جب خیموں میں باهم صلح کرلي ہے ' تو میدان جنگ میں لڑائي کا اب کیا خوف ؟ (ناظم پاشا) جب ساتھ ملگیا تھا ' تو (کامل پاشا) بے فکر ہو گیا تھا' کیونکہ اس نے سمجھ لیا تھا که فوج کي اصلي قوت اسکے هاتھ میں ہو یا نہو' ایمن اس وقت تو ضرور ہے -

(۷)

غرضکه آٹھ بجے سے جلسه منعقد' اور " صاحبان حل و عقد " کا منتظر تھا ' لیکن کسي بزرگ کا پته نہیں ' اور اب پته لگے تو کیونکر؟ جس جنگ کیلیے یہاں فوج جمع تھي ' اسکي صلح رات کے دو بجے کي تاریکي هي میں انجام پا چکي تھی - اب جلسے میں شرکت

کیلیے کیا ایسی جلدی آ پڑی تھی ' جو جلدی کی جاتی ؟ بہر حال اُدھر رو نمائی میں دیر ' اِدھر مشتاقان دید کی بے صبری ' عجیب کشمکش تھی :

ہوتا ہے از دحام تمنا اسی قدر
ہوتی ہے جتنی دیر کشود نقاب میں

خدا خدا کرکے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بطور مقدمۃ الجیش کے تشریف لائے - گو خود انکا آنا جلوۂ یوسفی نہ تھا ' لیکن اپنے ساتھ " نسیم پیراھن " کی بشارت ضرور رکھتا تھا - انہوں نے سب سے پہلے " صحبت نیم شبی " کا اعلان کیا ' اور " جنگل میں منادی کرنے والے یوحنا " کی طرح خبر دی کہ " راہ صاف کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت اب قریب ہے ! ! "

(۸)

یہاں تک کہ دس بجے - صدھا نظر ھاے منتظرہ ' اور صدا ھا ... مضطرب کی صفوں سے گذرتی ہوئی " ارباب حل و عقد " کی قطار جلوہ فروش ہوئی ' اور " حجلۂ سازش " (۱) کے تمام " عروسانِ شب زندہ دار " ایک ایک کرکے نظر نواز بزم و انجمن ہوے - چہروں نے پہلی ہی نظر میں ارباب نظر سے رمز فروشی کی کہ رات بھر میں رنگ بدل چکے ہیں :

شب تو شراب خوردہ ' با تو صد نشانیہا ست !

انھی میں ہمارے شیوہ طراز دوست مسٹر (محمد علی) بھی تھے - صحبت نیم شبی کا خمار آنکھوں میں ' اور شب بیداری کی افسردگی چہرے پر - جی میں آیا کہ بڑھکے پوچھیں :

تو شبانہ می نمائی ' بہ برکے بودی امشب ؟
کہ ھنوز چشم مستت اثر خمار دارد !

لیکن ہمارے دوست نے اپنی ایک رات کی حریف پرور اداؤں سے نئے دوستوں کا ایسا حصار ھجوم پیدا کرلیا تھا ' کہ اب اسکا موقعہ ہی کب باقی رہا تھا ؟

جو کام میں غیر کے ہولیں صرف
افسوس وہ دلربا ادائیں !

(۹)

در اصل اب فونڈیشن کمیٹی کی تمام بحث آکر اسپر ختم ہوگئی تھی کہ ڈاکٹر میجر (سید حسن) بلگرامی کا رزولیوشن منظور ہو یا غیر منظور - تمام دیگر مسائل طے پا چکے تھے ' اور اصلی پتھر جو ارباب کار کو حصول یونیورسٹی کی راہ میں نظر آتا تھا ' یہی رزولیوشن تھا -

اس رزولیوشن کا مقصد فی الحقیقت کسی قومی یونیورسٹی کیلیے اصل مبنیٰ ' اور بمنزلۂ بنیاد کار کے تھا ' یعنے گورنمنٹ کے اختیارات کا مسئلہ - رزولیوشن کے الفاظ یہ تھے :

" قوانین کالج کی دفعہ ۴۱ - ضمن ۵ - میں جو اختیارات اسوقت پیٹرن کو حاصل ہیں ' انسے زیادہ اختیارات یونیورسٹی کی صورت میں ' حضور ویسرائے کو بحثیت چینسلر نہ دیے جائیں "

میجر صاحب نے اس تجویز کو بعد از ہزار سعی و مجاھدت پیش کیا ' اور تمام آزاد خیال طبقے نے (جو قوم کو قومی یونیورسٹی کے دھوکے میں ایک گورنمنٹ یونیورسٹی خرید نے سے بچانا چاہتا تھا ' اور جسکی قیمت میں علی گڈہ کالج بھی ہاتھہ سے جاتا تھا) ساتھہ دیا اور آخر تک ساتھہ دینے کیلیے طیار تھا - اب جو وہ تشریف لاے ' تو اسٹیج پر آتے ہی میں نے انسے پوچھا : فرمائیے کیا ارادہ ہے ؟ کہا کہ " صلح کاری کے ساتھہ کام کرنا بہتر ہے ' اور مجکو یقین دلایا گیا ہے کہ بحالت موجودہ میرا رزولیوشن پاس نہیں ہوسکتا " (حالانکہ آخری خیال درست نہ تھا)

میں نے اُسی وقت " انا للہ " کا جو پرسوں کی شام کو زباں پر گذرا تھا ' اعادہ کیا ' کہ اپنے قیاسات کی پوری تصدیق ہوگئی - اب " صلح " کی خواہش ہے ' گو تمام یورپین ترکی ہاتھہ سے جاے -

میجر صاحب کانفرنس کی صدارت کیلیے تشریف لاے تھے ' اور فی الحقیقت جس قابلیت اور صداقت کے ساتھہ انہوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ' وہ انکی عظمت کیلیے بہت بڑی چیز ہے - پس بہتر تھا کہ وہ فونڈیشن کمیٹی کے اجلاس میں حصہ نہ لیتے اور اس رزولیوشن کو پیش ہی نہ کرتے - وہ نئے نئے قوم کے سامنے آلے اور آتے ہی اپنے تئیں ایک از مایش میں ڈال دیا ' حالانکہ از مایش کی راہ دوسری ہے :

عاشقی شیوۂ دندان بلاکش باشد

۲۶ - کی سہ پہر کو ہمیں خیال ہوا تھا کہ کہیں میجر صاحب کی استقامت " ارباب حل و عقد " کے مقابلے میں مرعوب نہ ہوجائے ' ہم نے خیال کیا تھا کہ اگر وہ اپنی تجویز میں ترمیم پسند کرینگے یا واپس لے لیں گے ' تو معاً کوئی دوسرا شخص اسکو پھر پیش کردیگا - لیکن افسوس کہ ۲۸ - کی صبح کو حالت بدلگئی - ہم ایک شعر یاد کرنے لگے ' جسکا پہلا مصرعہ یاد نہیں آتا تھا - دوسرا مصرعہ یہ ہے :

اگر ماند شبے ماند ' شبے دیگر نمی ماند

(۱۰)

با وجودیکہ مجلس " نیم شبی " کے قول و قرار صلح سے دل مطمئن اور منصوبے قوی تھے ' لیکن پھر بھی جنگ کے اجرا کا خوف دلوں میں باقی تھا - اسکے لیے علاوہ اور بہت سی تدابیر مختلفہ کے جو بارہ دری کے دروازے اور خود اندر بھی کی گئیں تھیں ' ایک خاص تدبیر خود اسٹیج پر بھی ارادوں کی مخبری کرتی تھی - دو قطاروں کی مصفف پلٹنیں پریسیڈنٹ کی کرسی اور میز کے چاروں طرف فرش پر بٹھالی گئی تھیں ' اور نہیں معلوم اس بلغاری معاصرہ کا (ایڈریا نوپل) کونسا تھا ؟ بعض اشخاص جو کل تک جلسوں میں اپنی پگڑیوں کے ذریعہ ممتاز تھے ' ہم نے خاص طور پر دیکھا کہ آج کے پیش آنے والے واقعات سے متنبہ ہوکر ترکی ٹوپی کے یونیفارم سے لیس ہوکر آے تھے - شاید اسلیے کہ اوروں کے پگڑی اتارنے سے پہلے خود ہی اتار بیٹھیں ' یا اسلیے کہ جنگ کے موقعے جس مستعدانہ چستی و چالاکی کے خواہاں ہوتے ہیں ' انکے لیے پگڑی کے زرد گسل پیچ مناسب حال نہیں -

ہم نواب (وقار الملک) بہادر کے پیچھے ہی بیٹھے ہوے تھے - ہم نے دیکھا کہ اس حالت کو بطور خود نواب صاحب قبلہ نے محسوس فرمایا ' اور ان لوگوں سے باصرار کہا کہ اسطرح نہ بیٹھیں ' غالباً یہ بھی فرمایا تھا کہ اس سے لوگوں کو شبہات پیدا ہوتے ہیں (مگر یہ آخری جملہ یقینی طور پر یاد نہیں ' ممکن ہے کہ کسی اور نے کہا ہو) لیکن وہ نبرد آزمایان جنگ ' جو آج اپنے دست و بازو کے جوہر دکھلانے کیلیے جمع ہوے تھے ' بھلا ان نصائح و احکام کی کب پروا کرنے والے تھے ؟

اس ھجوم و حصارسے ایک خاص مقصود بظاہر یہ نظر آتا تھا کہ اگر کوئی شخص مخالفت میں تقریر کرنے کیلیے آمادہ ہو ' تو اسکو بروقت اسکا موقعہ ہی نہ ملے ' کیونکہ اول تو مقرر کیلیے ... رہنے کی کہیں جگہ ہی نہ تھی - دوسرے اس محاصرے

(۱) سازش کا لفظ شاید پہلے بھی کہیں آ چکا ہے - لیکن یہ میری جانب سے نہیں ہے ' بلکہ بمقصد نواب صاحب قبلہ کا لفظ ہے - جو انہوں نے اپنے مضمون میں در جگہ ... فرمایا ہے - محمد

کي صفوف کي وجهه سے راه مرور اسطرح بند هوگئي تهي ' که وهاں تک پهنچنے کيليے انکي منتوں کي جد و جهد مطلوب تهي - خود هم اور خواجه غلام الثقلين اگر اتفاق سے بالکل اسٹيج کے کنارے پيشتر هي سے بيٹهے هوے نه هوتے ' تو تقرير کرنے کا موقعه هي نه ملا هوتا ' کيونکه جتني دير ميں مخالف اٹهکر کنارے تک پهنچنے کي کوشش کرتا ' اتني دير ميں رزوليوشن پاس هي کرديا جاتا (جيساکه بعد کو به جبر کيا گيا)

ايک اور تدبير خاص وه تهي ' جسکے ذريعه موافقت کے چيرز اور مخالفت کا شور و هنگامه پيدا کرنے کي کوشش کي گئي تهي - يعني اسٹيج پر بيٹهنے والي جماعت کا ايک طبقه نيچے مجلس کي مختلف قطاروں ميں متفرق هوکر بيٹهه گيا تها ' تاکه وقت ضرورت مجمع کے هر حصے سے ايک ايک صداے موافق اٹهکر شور مچادے ' اور معلوم هو که هر طرف سے صدائيں اٹهه رهي هيں - اس انتظام کا سلسله اخر مجمع تک موجود رکها گيا تها - اسٹيج کے سامنے کي تمام کرسيوں پر بهي شريکان راز اشخاص بٹهالے گئے تهے ' تاکه اگر کوئي مخالفت ميں تقرير کرے ' تو معاً نيچے سے آوازيں اٹهنا شروع هوجائيں ' اور اسکے هنگامے ميں مجمع کي مخالف صدائيں مدغم هوکر مفقود هوجائيں - چنانچه جونهي آنريبل خواجه غلام الثقلين نے ترميم پيش کي ' گو وه مخالفت ميں نه تهي ' بلکه صرف ترميم تهي ' تاهم شور و غل کي آوازيں معاً سنائي دينے لگيں -

هم نے يه بهي سنا تها (والعهدة على الراوى) که رات کے پيمان و عهد کے بعد بعض ممتاز ازادي خواه اشخاص نے ايک کاغذ اپني تمام جماعت ميں پهرا ديا تها ' جسميں " صحبت نيم شبي " کے صلح نامے کا ذکر تها ' اور لکها تها که اب ۲۶ - کے جلسے کے تمام آزاد خيال لوگوں کو اسي کي تائيد کرني چاهيے ' اور کسي مزيد مخالفت کي ضرورت نهيں - هم نهيں کهه سکتے که کهاں تک يه درست هے ؟ مگر باره دري کے دروازے پر جب ٹکٹ ديکهنے والوں اور آنے والوں ميں هاتها پائي هو رهي تهي ' تو هم شور و غل سنکر باهر نکلے تهے - هم نے اپنے ايک دوست کو ديکها تها ' جنکے هاتهه ميں ايک کاغذ تها ' اور ايک حلقۂ احباب ميں کهڑے باتيں کر رهے تهے - هم نے اينده ارادوں کی نسبت پوچها مگر وه ٹال گئے - والله اعلم بحقيقة الحال -

قصه مختصر يه که بڑے بڑے سامان کيے گئے تهے ' اور چونکه " صلح " هوچکي تهي ' اسليے اب انتظامات خود انهي کے هاتهوں انجام پا رهے تهے ' جو ۲۷ - کي شام تک خود فريق جنگ اور " آزاد خيال " جماعت کے سرغنه سمجهے جاتے تهے ' اور در اصل افسوس بهي اسي کا هے :

نيم بسمل اس نے گو چهوڑا ' تو کچهه پروا نهيں
پر يه غم هے ' اعتبار دست قاتل اٹهه گيا

(۱۱)

بهر حال مجلس جم چکي تو پرده اٹها ' اور اس تماشے کا ايک هي ايکٹ شروع هوگيا - سب سے پہلے همارے عشوه فرما دوست مسٹر (محمد علي) باهر نکلے اور رزوليوشن پيش کيا ' وه بيٹهے تو ميجر (سيد حسن) بلگرامي اٹهے اور تائيد کی :

يکے بدزدي دل رفت و پرده دار يکے !

اب نه ۲۶ - کے معرکے تهے اور نه مريد :

يه لوگ بهي غضب هيں که دل پر يه اختيار !
شب موم کرليا ' سحر آهن بناليا !

۲۶ - کي سه پهر کو همارے دوست کا مزاج بهت گرم تها ' انکي تقرير اتني پر جوش تهي که اسکي بے اعتدالي هم کو بهي ناگوار گذري اور انکے کان ميں کها که خدا را ذرا لب و لهجه نرم کيجيے - على الخصوص يه بات همیں کچهه اچهي نظر نهيں آئي که سارا زور " جوش محمد " اور " متين الله " کے صلح پر وه صرف کر رهے تهے اور تقرير صرف صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب پر شخصي ايرادات کرنے ميں جاري تهي - حالانکه بهتر تها که بغير تشخص و تعين کے وه سب کچهه کهتے - هم کو اعتراف هے که صاحبزاده آفتاب احمد خاں نے اس وقت قابل تعريف ضبط و تحمل سے کام ليا ' اور اپني تقرير ميں ايک لفظ بهي نهيں کها - گو جلسه انکا مخالف تها ' مگر غصه تو وه شے هے که موقعه شناسي کي مهلت هي کب ديتا هے ؟

ليکن آج انکی تقرير اتني ٹهنڈي تهي که پرسوں جن لوگوں نے انکے جوش کے انگاره سے اپني انگيٹهياں روشني کي تهيں ' آج انکو آغاز تقرير هي سے جمهائياں آنے لگيں - پرسوں همارے دوست کے هاتهه ميں شامپين کے جام تهے ' آج انهوں نے چاها که ٹهنڈے پاني هي کو وائن گلاس ميں بهر بهر کر تقسيم کرديں - سوڈا بهي نهيں -

هم نے تقرير کا پهلا لفظ هي چکهه کر اپنے قريب کے بيٹهے هوے احباب سے کهديا تها که آج يا تو صرف پاني هے ' يا پاني اسقدر ملا ديا هے که بو اور ذائقه ' دونوں کا پته نهيں :

مرا اے مي فروش آں بيخودي نيست
مگر در بادهٔ آبے نکرده باشي

سب سے پہلے همارے دوست نے قسميں کهانا شروع کيں که مجهه پر خدا کيليے اعتماد کيجيے ' ليکن وه بهول گيے که زياده قسميں کهانا کوئي اچهي علامت نهيں سمجهي جاتي گو اچهي علامت هو

قسم سچي سهي ' پهر بهي ضرورت کيا هے کهانے کي !

همارے دوست کو معلوم نهيں که اعتماد حاصل کرنے کا ذريعه قسموں اور عهد و پيماں ميں نهيں هے ' بلکه کسي اور هي چيز ميں هے - سچا اعتماد پيدا کرنے والوں نے کبهي خود قسميں نهيں کهائي هيں ' بلکه اپني استقامت اعمال کے زور سے اعتماد کي قسميں دنيا سے لي هيں - اس نکتے کو (خانخاناں) نے سمجها تها :

به ايش صدق و صفا حرف عهد بيکارست
نگاه اهل محبت تمام سوگند ست !

الم تر الي الذين يزکون انفسهم ؟ بل الله يزکي من يشاء !

قبل اسکے که کوئي کچهه کهے ' خود انهی نے ڈيپوٹيشن کي تجويز کو " سادي چک بک " سے تعبير کيا ' اور پهر واقسموا بالله جهد ايمانهم کا سلسله شروع هوا - کيا يه اسکا ثبوت نه تها که خود انکا ضمير بهي اس وقت عالم اضطراب ميں هے ' اسليے خود هي اپنے سے پوچهتے هيں ' اور خود هي جواب ديتے هيں ؟ صاف معلوم هوتا تها که آج جو کچهه زبان سے نکل رها هے ' اس سے همارے دوست کو خود بهي حيا آ رهي هے :

ميں اپني چشم شوق کو الزام خاک دوں
تيري نگاه شرم سے کيا کچهه عياں نهيں ؟

(۱۲)

غرضکه دو دن کي فريقانه معرکه آرائي کو اب اور کهاں تک طول ديا جاتا ؟ اسکا فيصله يوں کيا گيا که بين بين طريقه پسند کيجيے که خير الامور اوسطها - کفر و اسلام ' دونوں کو اختيار کيجيے - اهرمن اور يزداں ' دونوں کو رام کيجيے - ايک هي طرف کيوں جهکيے جب دونوں کي خوشنودي حاصل هوسکے ؟ صرف کعبے هي کے کيوں هو رهيے جب بتکدے سے بهي رسم و راه رهسکے ؟ ايک هاتهه ميں زنار برهمن ليجيے اور دوسرے هاتهه ميں سبحهٔ زاهد -

یعنی ایک ہاتھہ ایمان سے ملائیے اور دوسرا وقف مداہنۂ نفاق کیجیے ایک ہاتھہ میں " جام غلامی " اور دوسرے میں " سندان حریت "

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

مذبذبین بین ذلک ' لا الی ھؤلاء ' ولا الی ھؤلاء ! (۴ : ۱۴۲).

معشوق ما بشیوۂ ہر کس موافق ست
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

نومن ببعض ونکفر ببعض ' ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا (۴ : ۱۵۰)	بعض باتوں میں راہ ایمان اختیار کرینگے اور بعض میں راہ کفر ' وہ چاہتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسری راہ اختیار کریں -

حقیقت یہ ہے کہ اس " جمع اضداد " کی راہ نہایت مشکل ہے - ایک ہاتھہ میں جام باطل پرستی رکھیے ' اور دوسرے میں سندان حق پرستی ' اور دونوں کو باہم زور زور سے ٹکرائیے ' مگر شرط یہ ہے کہ باطل کے جام بلوریں میں بال تک نہ آے ' اور سندان حق پرستی بھی ہاتھہ سے الگ نہو !

ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن !

اوروں کی خبر نہیں ' مگر اپنی کمزوری کا تو ہمیں صاف صاف اعتراف ہے - اس شعبدہ بازانہ چابک دستی کی مشق کیلیے بڑی بڑی قابلیتوں کی ضرورت ہے ' یہ مقامات عالیہ ہم نہی دستان کو ابھی حاصل نہیں ہوے -

(۱۳)

میجر صاحب کی تائید کے بعد میں نے تقریر کرنی چاہی ' لیکن خواجہ غلام الثقلین صاحب نے کہا کہ وہ رزولیوشن کی نسبت ایک ترمیم قلمبند کرچکے ہیں ' اسکو پیش کرینگے - چنانچہ خواجہ صاحب نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ تقریر کی اور دانشمندانہ طریقہ سے بعض اختیارات مہمہ کے محفوظ رکھنے کی ضرورت واضح کی - لیکن انتظامات مخفیہ سرگرم کار تھے - مخالفت کی آوازیں اٹھنا شروع ہوگئیں -

اس عرصے میں ' میں کیا سونچ رہا تھا ؟ میرے خیالات کی تصدیق ہوچکی تھی ' اور معلوم ہوگیا تھا کہ آزاد خیال پارٹی کی قوت کو شکست دینے کیلیے ایک عنصر ' مذہب سے الگ کرلیا گیا ہے - پھر اور جو جو تدبیریں ۲۶ - کے مدعیان آزادی اور حامیان حریت کو اپنے قابو میں لانے کیلیے کی گئی تھیں ' وہ بھی کامیاب ہوگئی ہیں - ایک پورا جال ہے ' جسمیں سب کے سب پھنس گئے ہیں - پھر کیا رنگ بدلا ہوا دیکھکر میں بھی خاموش ہوجاوں ؟

یہ ایک مفت کی ہر دل عزیزی اور احسان مندی تھی جو بغیر کسی نقصان کے حاصل ہوتی تھی - لیکن کیا تمام مدعیان آزادی و حق پرستی سر جھکا چکے تھے ' اور اب اس حق و باطل کے معجون ہی کا نام " حق خالص " تھا ؟ پس آزاد خیالی حق پرستی پر کوئی آنچ نہیں آتی ہے ' اور ہر دلعزیزی کی دولت ہاتھہ آجاتی ہے - حق بھی اپنے ہی حصے میں آتا ہے ' اور باطل کا دامن بھی نہیں چھوٹتا - پھر کیا مضائقہ اگر چند لمحے کی خاموشی سے مدتوں تک ہمدیکھنے والی کامیابی پیدا کرلی جاے ؟

یہ خیالات تھے جو اس موقعہ پر قدرتاً ہر دماغ میں گذرسکتے تھے ' میں کو قوت کا ایک لمحہ کیلیے بھی دعوا نہیں ' تاہم اسکے ایسے ترغیبات شیطانیہ کیلیے تو الحمد للہ اپنے پہلو میں ایک قوت رکھتا ہوں - " ہر دلعزیزی " کی خواہش سب سے بڑا " شیطان " ہے جسکی ایک نگاہ گرم کے ساتھہ ہی ہمتوں اور استقامتوں کی بڑی بڑی چٹانیں پانی ہوکر بہہ جاتی ہیں ' لیکن جس دن میں نے اپنی پہلی آواز بلند کی ' اسی دن سے اپنے پانوں کو راہ حق کرلی کی اس اولین

ضرورت سے آزاد کر لیا ' اور استقامت کی توفیق اللہ کے ہاتھہ میں ہے -

میرے عقیدے میں " ہر دلعزیزی " کا زیادہ صحیح نام " منافق " ہے اور یہ محال قطعی ہے کہ ایک شخص " حق گو " بھی ہو اور پھر بزم ایمان و کفر ' دونوں میں ہر دلعزیز ہو - جو لوگ چلنا چاہتے ہیں ' انکو سمجھہ لینا چاہیے کہ انکے سامنے صرف دو ہی راہیں ہیں ' حق و باطل ' کفر و ایمان ' نور و ظلمت ' اور خدا پرستی و شیطان دوستی ' انہی دو راہوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرلیں - یہ بالکل فضول کوشش ہے کہ دونوں میں سے کوئی نئی درمیانی راہ پیدا کی جاوے - میں نے تو ارادہ کرلیا ہے کہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہو ' لیکن اپنے ظاہر و باطن کو ایک رکھونگا ' اور جو دل میں ہوگا ' اسی کو زبان کے حوالے کرونگا ' دعا کرتا ہوں کہ خدا جلد مجھے کسی سخت آزمایش میں ڈالے ' اور مجھے اپنے دل کی استقامت کے آزمانے کا موقعہ ملے - وعلی اللہ ' فلیتوکل المتوکلون -

مجھکو بعض صاحبوں نے روکا کہ اب مخالفت میں تقریر کرنا بے فائدہ ہے - نواب اسحاق خان صاحب نے کہا کہ ایک بات پر اب سب متفق ہوگئے ہیں ' مخالفت سے کیا فائدہ ؟ لیکن در حقیقت ان دو رکوں کی باطنی تھی - مخالفت اسلیے نہیں کی جاتی کہ موافقت کی امید باقی ہو ' اور لوگ چپ رہ کا ہنگامہ برپا کر دیں ' مقدم اسکی یہ ہے کہ اسلیے کی جاتی ہے کہ ایمان اور ضمیر کا حکم ہوتا ہے - اسکو اسکی پرواہ نہیں کہ لوگوں کا کیا حال ہے ؟ کوئی سچی بات اسلیے نہیں ترک کردی جاسکتی کہ لوگ اسکا استقبال نہیں کرینگے ' سچ سچ ہے اگرچہ تمام عالم میں ایک بھی اسکا دوست نہو - البتہ یہ حالات و واردات اور ہیں جنکے سمجھنے سے اپنے بزرگوں اور دوستوں کو ابھی عرصے تک مجبور و معذور سمجھتا ہوں :

حریف کاوش مژگان خون ریزش نئی ناصح
بدست آور رگ جانے ' و نشتر را تماشا کن

جس چیز کو آپ لوگوں نے " ایمان " سمجھا ہے ' اپنے عقیدے میں وہی کفر ہے - حق کی پرستش کیلیے اولین شے قربانی ہے اور آپکا دماغ ابھی اسکا تصور بھی نہیں کرسکتا - ساری عمر نفس کی پرستش میں کٹی ہے ' اب چند لمحوں کے اندر آپکو خدا کیسے دکھلا دوں ؟ اپنی اپنی راہ ہے ' اور اپنا اپنا مذہب :

و للناس فیما یعشقون مذاہب

اب لوگ مجبور ہیں ' لیکن میری راہ میرے لیے چھوڑ دیجیے ' او جہاں جا رہا ہوں ' جانے دیجیے - آج نہیں ' مگر کل بتلاؤنگا کہ حقیقت کیا ہے ؟ - خدا کا ہاتھہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ' اور " مستقبل " سے بڑھکر کوئی جج نہیں - عنقریب کھل جاے کا کہ میں اس راہ پر تھا ' اور اب کہاں جا رہے تھے ' اور وہ مقلب القلوب اپنے بندوں کے دلوں کو میرے لیے کھولتا ہے یا آپکے لیے ؟ البتہ جن دلوں کو خدا اپنے نور ہدایت کیلیے چن لیتا ہے ' ان میں اور ان میں یہی فرق ہے کہ وہ آج جس چیز کو دیکھتے ہیں ' تم کل دیکھو گے - اسی معاملے کو دیکھو ! جلسے میں صرف میں ہی ایک مجرم تھا ' جس نے مخالفت کی ' اور سب خاموش رہے ' یا سرشاری نفاق سے جھومتے رہے - لیکن آج سیکڑوں ہیں جو سر پیٹ رہے ہیں - پھر یہ کیا ہے ؟ کیا یہ ایک الہی نشانی نہیں ہے جو حقیقت کے چہرے کو بے نقاب کر رہی ہے ' اور بتلا رہی ہے کہ اس کی زبان اللہ کے ہاتھہ میں ہے جو اسکو کہلواتا ہے ' اور دس کے دل اس کے قبضے میں ہیں ' جو انہیں ہلنے نہیں دیتا ؟ پھر کہا کوئی آنکھہ ہے جو دیکھے ! کوئی کان ہے جو سنے ! اور کوئی دماغ ہے جو سونچے ؟

وھو الذی انشا لکم السمع و الابصار و الافئدۃ قلیلا ما تشکرون (۲۳ : ۷۸)

وہی خداے قدیر و حکیم ہے جس نے تمہارے لیے کان ' آنکھیں ' اور دل پیدا کیے تاکہ تم سنو ' دیکھو ' اور عبرت پکڑو ' مگر افسوس کہ تم بہت کم اسکا شکر ادا کرتے ہو !

ناموران غزوهٔ بلقان

انقـــلاب عثـــماني

(٤)

(انور بے کي طلبي سے ورود قسطنطنيه تک)

—.*.—

(ماقبل ... ...)

— * —

تبارک الذي بيده الملکوت ' و هو علی کل شي قدير !

—:*:—

انقلاب پر کئي هفتے گذر گئے - اس عرصے ميں عربي اخبارات کے مضامين ' ٹائمس اور ڈيلي ٹيلي گراف وغيره کے نامه نگارون کي مراسلات ' اور اور مختلف ذرائع سے آئي هوئي معلومات شائع هوتي رهيں - ليکن با ايں همه اصلي عقده اب تک لاينحل هے !

عين انقلاب کے دن جو واقعات گذرے ' انکي صحيح روايت کا تجسس بعد کو هو رهے گا - وه علانيه پيش آنے والے واقعات تھے جو روز روشن ميں سب کو نظر آے - ليکن اس سربسته طلسم کي اصلي گره يه هے که جو کچھه پردے کے باهر دنيا نے ديکھا ' اسکا ساز و سامان ' پردے کے اندر کيونکر کيا گيا ؟ يه ايک ميدان کارزار تھا ' جس نے صبح کو فتح و شکست کا فيصله کر ديا ' ليکن وه کون تھا ' جس نے شب کي تاريکي ميں اسکا نقشه مرتب کيا ؟ يه ايک کلمهٔ الهي کي حفاظت ' اور تخت خلافت کے بقا کے ليے فزع اکبر کا دن تھا ' اور ضرور تھا که اسکو نجات دينے کيليے دست خالق کسي دست مخلوق کو اپنا آله بنائے - پس اس نے بنايا اور اپني تلوار اپنے بندوں کے هاتھوں ميں پکڑا دي ' ليکن پھر وه کون تھا ' جو اس نيابت الهي کا مستحق هوا ' اور جسکے دست حق پرست نے " سيف الله المسلول " سے ملقب هونے کا استحقاق پيدا کيا ؟

اس آخري سوال کے جواب ميں بغير کسي تامل کے کہا جاسکتا هے که (انور بے) - ليکن پھر نصرت الهي کي يه قوت قاهره ' اسلام پرستي اور خدمت ملي کا يه مجسمهٔ رحيد ' عمل و مدبرات انسانيه کيليے يه ايک برق اعجاز ' يعني (انور بے) اندرون طرابلس اور صحراے لیبیا سے کيونکر باسفورس کے کنارے پہونچ گيا ؟

ان سوالات کا اب تک کہيں سے جواب نہيں ملا ' يہي وه اصلي عقده هے ' جو اب تک لاينحل هے اور جب تک حل نہو ' اس وقت تک هم اس انقلاب محبوب و عزيز کے متعلق بالکل تاريکي ميں هيں -

ليکن ميں آج اسے حل کرونگا ....

* * *

اتحاد : ترکي کي وزارت کي شکست کے ساتھه هي جنگ بلقان شروع هوئي تھي - گروه فريقانه مناقشات کا ايک شديد ترين دور تھا ' ... هو چکا تھا ' بمجرد اعلان جنگ کے اتحاد و ترقي نے اپنا اعلان صلح شائع کر ديا تھا اور لکھديا تھا که چونکه حکومت کو غيروں سے مقابله پيش آگيا هے ' اسليے اب آپس کي رنجشيں بھول جانا چاهئيں -

جاويد بے ' طلعت بے ' اور خليل بے ' فوج ميں داخل هوگئے تھے - ليکن با ايں همه (کامل پاشا) کي وزارت نے رياست هاے بلقان سے لڑنے کي جگه انھي کو اپني اصلي جنگ کا نشانه قرار ديا ' اور انکي جانب سے گذشته باتوں کے بھولنے اور نئي کاوشوں کو دور کرنے کي جتني زياده کوشش هوتي ' اتني هي کامل پاشا نے اپنے حاکمانه اقتدار سے سختياں شروع کرديں - کامل ايسا کرنے کيليے مجبور تھا - وه ايک پتلي تھي ' جسکي ڈور انگلستان کے هاتھه ميں تھي ' اور اس نے کامل کو اسليے وزير نہيں کرايا تھا که اپنے مقدوني پيش روؤں سے لڑے ' بلکه اسليے که ملک کي اصلي محافظ جماعت (اتحاد و ترقي) کو نابود کردے

سب سے پہلے پريس پر مصيبت آئي ' اخبارات بند کردے گيے پھر جلا وطنياں شروع هوئيں - فرضي مقدمات قائم کيے گئے - ايک فوجي عدالت شديد وقتي ضرورت کي فرضي توجيهه سے کھول دي گئي ' اور سب سے آخر يه ' که ايک فرضي سازش کا الزام رکھکر گرفتارياں شروع کر ديں

في الحقيقت اس چند ماه کي فرصت ميں انجمن اتحاد و ترقي کي قوت کو دائمي طور پر کچل ديا گيا تھا ' اور (پيرا) کا (انگلو ترکش) اتحاد اپنے ديرينه منصوبوں ميں کامياب هوگيا تھا ' ليکن ... جو کچھه زندگي زمين کے اندر باقي رهگئے تھے ' اور صداقت کي ... چنگاري بھي دبي رهجاتي هے ' تو آتشکده بننے کيليے دبي هے

غازي انور بے درنه ميں روانگي سے پہلے

انجمن کے بقیة السیف ممبر زمانے کو مخالف دیکھکر خاموش ہوگئے تھے ' لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کامل نے پہلے تو اصلی فرصت جنگ کو دول یورپ اور علی الخصوص اس بساط سیاست کے سب سے بڑے خطرناک شاطر (انگلستان) کے اعتماد پر قربان کردیا ' اور اب صلح کی سازش شروع ہوگئی ہے' تو صبر نہ کر سکے ' اور باوجود بے پر و بالی کے ایک مرتبہ اڑنے کی آور کوشش کی -

(کامل پاشا) نے انجمن کے ممبروں کے تعلقات قصر سلطانی سے بالکل منقطع کر دیے تھے ' اور اس امر کا نہایت شدید انتظام کیا تھا کہ کوئی شخص بغیر کامل کی وساطت کے سلطان المعظم سے مل نہ سکے - اسمیں یہ مصلحت تھی کہ جنگ کے حالات اور فوجی و قومی آواز سے سلطان المعظم بالکل بے خبر رہیں ' اور جو اطلاعات کامل پاشا اُن تک پہنچادے ' اسی پر اعتماد کرتے رہیں -

پس سب سے پہلی کوشش جس سے انجمن نے اپنا موجودہ دور حیات شروع کیا' خاندان سلطانی کی اعانت کو حاصل کرنا تھا' اسی کا نتیجہ وہ قومی وفد تھا جو شہزادہ یوسف عزالدین کی سعی سے باریاب بارگاہ سلطانی ہوا' اور جسکی سرگذشت ہم (انقلاب عثمانی) نمبر (۲) میں لکھ چکے ہیں -

لیکن کامل پاشا کا ستارہ ابھی اوج پر تھا - اس نے فوراً ایک فتنۂ تازہ پیدا کر دیا ' اور ایسی چال چلی ' کہ سلطان المعظم کو چند لمحوں کے اندر اپنے ہاتھوں میں کرلیا - اس نے کہا کہ اتحادی آپکو تخت سے اُتارنے کی تدبیریں کر رہے ہیں - پرنس یوسف اسلیے انکا ساتھ دیتا ہے کہ تخت نشین بننے کے منصوبوں میں ہے - ساتھ ہی ایک فرضی سازش کی خبر دی جو گویا محمود شوکت پاشا کی سرکردگی میں انجام پا رہی ہے ' اور تمام اتحادی اور خاندان سلطانی کے ممبر اسمیں شریک تھے -

اسی کا نتیجہ وہ عام گرفتاری تھی جس نے چند گھنٹوں کے اندر ۸ - سو انجمن کے ممبروں اور ہواخواہوں کو دنیا سے الگ کردیا -

* * *

جو لوگ بچے تھے ' وہ قسطنطنیہ سے خفیہ نکل گئے - صرف آٹھ آدمی شہر میں اسلیے رہگئے ' تاکہ ان گرفتاران ظلم کی رہائی کی تدبیریں کریں -

یہ ایک نہایت خطرناک قیام تھا ' جو ان آٹھ فدائیان ملت نے گوارا کیا - قید خانے کے دروازے انکے منتظر تھے' اور کامل پاشا کی آنکھیں بیدار تھیں' تاہم انکی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ رفیقان کار زندان بلا میں گرفتار ہوں ' اور وہ انکو چھوڑ کر اپنے عیش کدوں کی راہ لیں -

اندرونی تقویت (شہزادہ یوسف) سے ملی جس نے انکو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا اور عہد واثق کیا تھا کہ انکی اعانت سے کبھی دست بردار نہوگا

انہی آٹھ آدمیوں نے ' جنکو آگے والے حوادث و انقلاب کا اصلی بانی ' اور اتحاد و ترقی کے اس دور کا مبداء اصلی سمجھنا چاہیے -

ان میں سے چھہ آدمی حسب ذیل ہیں ' جنکے نام ہم کو معلوم ہوسکے :

(۱) ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے

(۲) عزیز بے (غازی انور بے کے چھوٹے بھائی)

(۳) خلیل بے (جنکی تصویر دو مرتبہ الہلال میں شائع ہوچکی ہے)

(۴) عمر ناجی بے مدرسی

(۵) عثمان نجاتی بے سب ایڈیٹر طنین

(۶) شریف نوری بے ایڈیٹر اخبار " عثمانی " سلانیک

کامل پاشا کی ان لوگوں پر نظر تھی - اس نے گرفتاری کیلیے پوری تجسس کی ' لیکن یہ لوگ اسطرح پوشیدہ رہے کہ اسکو انکے قسطنطنیہ سے چلے جانے کا یقین ہوگیا -

* * *

ان آٹھ آدمیوں میں پانچ انجمن کے " فدائیوں " میں سے تھے - " فدائی " گروہ اور انکے پر اسرار فرائض کا بیان آگے آے گا -

ان لوگوں کے سامنے دو کام تھے - مقدم ترین کام گرفتاران حکومت کو رہا کرانا تھا - اسکے بعد انقلاب حالت کی سعی -

محمود شوکت پاشا بھی نظر بند کردیے گیے تھے اور انسے اس بارے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی تھی -

ادرنہ کے ایک خیمے میں غازی انور بے اور انکے ہم راز

یہ اُس راز دارانہ صحبت کا موقع ہے ' جہاں روانگی سے ایک دن پہلے غازی موصوف نے مشورے کیلیے اپنے چند رفیقان خاص کو جمع کیا تھا -

ترکی میں موجودہ انقلاب دستور کے ابتک پبلک اوپینین کوئی شے نہیں ہے ' اور اصلی طاقت فوج ہے - جو لوگ انجمن اتحاد و ترقی پر الزام دیتے ہیں کہ اس نے فوجی قوت کو انقلاب حمیدی کے بعد بھی اپنے قبضہ میں رکھا ' وہ بھول جاتے ہیں کہ قسطنطنیہ پیرس یا نیو یارک نہیں ہے - جب ہر تحریک اور ہر جماعت اپنے ہر طرف مخالف قوتوں کا حصار پاے ' تو اپنے زندہ رہنے کیلیے مجبور ہے کہ کسی نہ کسی قوت کو اپنا حامی بناے - ترکی میں فوجی آواز کے سوا اور کسی آواز میں قوت نہیں ہے ' اور ابھی عرصے تک یہی حالت رہے گی -

پس ضرور تھا کہ اس وقت بھی فوج ہی سے مدد لی جاتی - فوجی افسروں کا بڑا حصہ ہمیشہ اتحادیوں کے ساتھہ رہا اور اب بھی ساتھہ تھا ' مگر انقلاب وزارت نے انکے تعلقات فوج سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور انکو کچھہ خبر نہ تھی کہ اتحادیوں پر کیا گذر رہی ہے ' اور موجودہ حکومت ملک کے ساتھہ کیا کر رہی ہے ؟ -

یہ جماعت دو حصوں میں منقسم ہوگئی - چار آدمی بھیس

بدلکے پوشیدہ (چتلجا) چلے گئے - چتلجا جانے کیلیے بھی بڑے انتظامات کی ضرورت تھی ' فوجی چوکیاں قدم قدم پر قائم تھیں اور ان سب کو دھوکا دینا ممکن نہ تھا - اسکے لیے یہ تدبیر کی گئی کہ سامان رسد کی جو گاڑیاں صبح شام روانہ ہوتی تھیں ' ان میں سے ایک گاڑی کے محافظ سپاہیوں کو قبضے میں کیا گیا اور انہی جگہہ چار ممبر بھیس بدلکر گاڑی کے ساتھہ روانہ ہو گئے -

وہاں پہنچکر شتلجا کے مختلف قلعوں اور گڑھیوں میں شب کے وقت ان لوگوں نے دورہ کرنا شروع کر دیا - فوج میں جو خاص معتمد اتحادی افسر موجود تھے ان پر اپنے تئیں ظاہر کیا اور ملک کی موجودہ حالت کا افسانہ سنایا - انکو پہنچے ہوے ابھی دس دن ھی گذرے تھے کہ یکایک تمام فوجی حلقوں میں ایک جنبش عام پیدا ہو گئی اور غیظ و غضب اور برھمی کے آثار دیکھکر ناظم پاشا گھبرا گیا - لیکن با ایں ھمہ کچھہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ اسکا مقصد کیا ہے ؟ چوتھے دن تمام افسروں کا ایک وفد اپنے فوجی حلقوں کی قائم مقامی کے ساتھہ ناظم پاشا کے پاس آیا اور خواہش کی کہ " سلطان المعظم ایک ارادۂ خاص کے ذریعہ اتحادی معتقلین کو فوراً رہا کردیں ' ورنہ ھم مجبوراً اس غرض سے قسطنطنیہ جائیں گے " ناظم مجبور ہوا کہ اس بارے میں عاجلانہ کارروائی کرے - اس نے وہ مشہور تار برقی سلطان المعظم کے نام روانہ کی ' جسمیں فوجی اغتشاش کی اطلاع دی گئی تھی اور نیز درخواست کی تھی کہ " فوراً اتحادی جماعت کی رہائی کا حکم نافذ فرمائیے ' ورنہ فوج ہاتھہ سے نکلی جا رہی ہے " ادھر قسطنطنیہ میں شہزادہ یوسف عزالدین سرگرم کار تھے ' وہ علانیہ حمایت کیلیے اٹھہ کھڑے ہوے ' نتیجہ یہ نکلا کہ کامل پاشا کی کچھہ نہ چلی ' اور ارادۂ سلطانیہ جاری ہو گیا کہ فوجی عدالت کی جگہ ایک علانیہ سول کورٹ میں متہمین کی تحقیقات کی جاے اور اگر جرم قطعی الثبوت نہ ہو تو رہائی میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہو -

عشق ملت اور خدمت وطن کے سوا انکا اور جرم ھی کیا تھا ؟ بالاخر تمام گرفتاران ظلم رہا ہو گئے -

* * *

اب انجمن کی قوت تازہ ہو گئی - یہ وہی وقت تھا جسکی نسبت (ڈاکٹر مصباح الدین) نے اپنے گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ " اب ھم آزاد ھیں - اب اتحادی ہونا کوئی جرم نہیں - ھمارے دست عمل پہلے کی طرح مقید نہیں رہے "

ان آٹھہ آدمیوں نے اپنے مشن کا پہلا کام یوں انجام دیا -

* * *

انسانی فطرۃ کے فضائل کا سب سے بڑا مظہر وہ ہے ' جب وہ باوجود مصائب و آلام میں محصور ہو جانے کے ' اُن کاموں کو انجام دینے کیلیے بڑھتی ہے ' جنکو آرام و راحت کی گھڑیوں میں بھی انجام دینا مشکل ہے - ان بقیۃ السیف آٹھہ آدمیوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ دو لاکھہ سپاھیوں کے دل ہاتھہ میں لیکر ' آٹھہ سو آدمیوں کو رہا کرا دیا ' بلکہ ملک کی نجات اور بقا کی آخری تدبیریں بھی شروع کردیں -

(۲)

صلح نامہ ابلی و وزارت عالیہ کے نافذ ہو جانے کے بعد (غازی انور بے) نے قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ ابھی چند برسوں تک طرابلس سے نہ ھلیں اور جس " عربی طاقت " کے پیدا کرنے کا اس جنگ نے سامان کردیا تھا ' اور جو کامل ڈیڑھ سال کی لگاتار سعی و مجاھدت کے بعد وجود میں آئی تھی ' ضرور تھا کہ اب اسکو تکمیل تک پہنچا دیا جاے - سب سے بڑا اہم کام یہ تھا کہ (شیخ سنوسی) اور قبائل عرب کو جدید بنیاد پر قائم رکھا جاے ' اور اندرون عرب میں منظم تعلیم و تربیت کی مہم کو ترقی دی جاے -

وہ اپنے کاموں میں مصروف تھے ' اور ترکی کے تازہ حالات سے بے خبر ' کہ ینایک پرنس (عمر طوسون پاشا) نے انکو کامل پاشا کے برسر اقتدار ہونے کی خبر دی ' اور لکھا کہ مختار پاشا کا نام محض ایک دھوکا ہے - نئی حرب الحریۃ و الائتلاف کامل پاشا کے پردے میں کام کر رہی ہے -

ساتھہ ھی وہ خطوط بھی انکو پہنچے جو آستانۂ علیہ سے اس بارے میں آئے تھے -

یہاں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ طرابلس میں (انور بے) کے قسطنطنیہ سے تعلقات اب صرف (عمر طوسون پاشا) کے ذریعہ قائم تھے ' کیونکہ سرکاری ڈاک جو کبھی براہ تیونس اور کبھی براہ مصر انکے پاس پہنچتی تھی ' وہ تبدیل وزارت کے ساتھہ ھی کامل پاشا کے ہاتھہ میں آگئی تھی اور اب محال قطعی تھا کہ اس کے ذریعہ اُن میں اور انجمن اتحاد و ترقی میں تعلق باقی رہسکتا - پس تغیر وزارت کے ساتھہ ھی ' انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھدیا تھا کہ آئندہ خاص مراسلات پرنس موصوف کے ذریعہ کی جائیں -

قسطنطنیہ میں غازی انور بے اور مجلس مشورہ

وسط میں غازی موصوف میں ' اور دونوں طرف اتحاد و ترقی کے مخصوص ممبر

کامل پاشا کے اقتدار اور انجمن کی شکست کی خبر نے اگرچہ غازی انور بے کو نہایت مضطرب کردیا تھا ' تاہم وہ اپنی جگہہ سے نہ ھلے - اس زمانے میں کلکتہ کا مشہور مجاھد طرابلس (حاجی عبد الغنی) درنہ میں مقیم تھا اور اسکے خیمے اور غازی موصوف کے خیمے میں صرف چند قدموں کا فاصلہ تھا - اسکا بیان ہے کہ :

" باوجود ان حالات کے معلوم ہونے کے (انور بے) کے چہرے کی دائمی شگفتگی پر کبھی کبھی افسردگی غالب آنے لگی تاہم وہ اپنے کاموں میں منہمک اور اپنے ارادوں میں مصروف تھے - البتہ انکی خاموشی بڑھگئی تھی - فرصت کے چند لمحوں میں قدیمی عادت کے خلاف اکثر چپ بیٹھے رہتے "

انور بے کو یقین ہو گیا تھا کہ اب حالات خطرناک ھیں - اور کامل پاشا کا برسر حکومت ہونا اسکا ثبوت قطعی ہے کہ اجانب و اغیار کسی معاہدۂ عظیم میں کلمہ اسلام کو مبتلا کردینگے - تاہم ایک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے ' اسلیے فرض کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے موجودہ وظیفہ عمل میں مصروف رہوں -

مقالات

مسئلـۂ اسلامیـہ

یا

مسئلـــہ شرقیـــہ

(بسلسلۂ " مستقبل الاسلام ")

سیاسي مضمون نگار بسا اوقات مستقبل کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے هیں ' جو سیاسي راز آشنائي ' واقعـات و حوادث کے تجارب ' تاریخ ماضي کي ورق گرداني ' اور حال کے غائر مطالعه پر مبني هوتي هیں -

منجمله ان عنوانات کے ' جن پر ان مضمون نگاروں نے خامه فرسالیاں کي هیں ' ایک عنوان (مسئله اسلامیه) هے ' جسکي پر فریب تعبیر (مسئله شرقیه) کے نام سے کي جاتي هے - (مسئله شرقیه) پر جسقدر مضامین شائع هوتے هیں ' انکے خیالات اور تعبیر میں کسیقدر اختلاف هے ' جسکي وجه کچهه تو آراء کا اختلاف ' اور مصالح دول کا تعارض هے ' اور کچهه اهل مشرق کو مغالطه اور فریب دینے کي تدابیر کا تنوع و اختلاف - مگر با ایں همه اس امر سے هر مضمون نـگار کو اتفاق هے کہ مشرق اور اهل مشرق کے متعلق یورپ کے سامنے ایک نهایت پر خطر ' پیچیده ' اور لاینحل مسئله درپیش هے ' جسکي کشائي گرہ مغربي افق سیاست کي صفائي اور باهم دگر دوستانه تعلقات پر مبني هے -

یورپ کے دول ستہ کا اتحاد مسئله شرقیه کے حل کي سب سے پهلي اور سب سے آخري شرط تهي ' جو حل کي متعدد یاد داشت کي صورت میں پوري هوگئي ' اسلیے اب مشروط کا وجود بهي کچهه دور نهیں - پس ضرورت هے که مسلمانوں کو اس نقشۂ حل کا علم هوجائے ' جو عرصه هوا ترتیب دیا جا چکا هے ' اور جس پر (غالباً) نظر ثاني کے لیے لندن میں مجلس سفراء مدعو کي گئي تهي -

مسئله شرقیه کے مقاصد

(۱) دولت عثمانیه کي اسطرح تقسیم هو که هر سلطنت کو اسکي حسب ضرورت ٹکڑے ملیں ' اور ساتهه هي یورپ کي قوتوں کے توازن میں فرق بهي نه آئے - اس مقصد کو پیش نظر رکهتے هوئے نقشۂ تقسیم حسب ذیل ترتیب دیا گیا تها -

انگلستان	... مصر ' سوڈان ' اور عرب
فرانس	... شام
جرمن	... اناطولیا -
اطالیا	... قیروان اور طرابلس
روس	... آستانۂ علیه (قسطنطنیه)
آسٹریا	... سالونیکا اور بحر ادریاٹیک میں کوئي بحري اسٹیشن

(۲) عموماً اهل مشرق کے اور خصوصاً اهل اسلام کے شیرازه کو پراگنده کرنا ' تاکه عیسائي نو آبادیاں قائم کیجا سکیں ' اور مشرق اور مغرب قریب کي زر خیزیوں سے مغرب بعید کے سامان عیش و طرب مهیا کیے جاسکیں -

(۳) مشرقي اقوام کے مذهب میں تغیر پیدا کیا جائے ' کیونکه بغیر مذهبي تبدیلي کے اسلام کي پولیٹکل قوت کا خاتمه نهوگا ' پس ضرور هے که یسوع مسیح کي بادشاهت عالمگیر بنائي جائے ' اور زمین کے هر قطعه پر پرستاران صلیب کا جهنڈا لهرائے -

مسئله شرقیه کا سبب اصلي

مسئله شرقیه کے اغراض سے مجملاً معلوم هوگیا هوگا که اسکي آفرینش کے اسباب کیا کیا هیں ؟ مگر اب هم اسکو کسي قدر تفصیل سے بیان کرتے هیں -

گو یورپ خود ستایانه طور پر مدعي هے که وہ تعصب کي قید و بند سے آزاد هوگیا ' مگر واقعه یه هے که آج اسکي قوت قاهره اور تسلط عامه کی زندگي هي تعصب کے دم سے هے - وہ دونوں قسم کے تعصبوں میں گرفتار هے - مذهبي بهي اور قومي بهي -

اقوام یورپ کا تعصب جنسي اسقدر مشهور و معروف هے کہ اسکے متعلق زیاده لکهنے کي ضرورت نهیں - مثال کے لیے امریکه ' افریقه ' اور هندوستان کے باشندوں کے ساتهه ان کے متعصبانه برتاو کي هزارها شهادات عیني و یقیني کافي هیں -

یورپ کے طرف تعصب مذهبي کے انتساب سے لوگوں کو تعجب هوگا ' کیونکه یورپ نے اپني بلاخوانیوں میں "مذهبي بے تعصبي" کا وصف نهایت بلند آهنگي سے بیان کیا هے -

مگر یه واقعه هے که یورپ با ایں همه علمي و صناعي ترقي کے مذهبي تعصب میں آج بهي اسي مرکز پر هے ' جهاں جنگ صلیبي کے زمانه میں تها - دیکهو ! ایک ارتهوڈاکس بطارق کو آستانه میں پهانسي دیجاتي هے - انگلستان جو مذهباً پروٹسٹنٹ هے ' اور فرانس جو مذهباً رومن کیتهولک هے ' یه دیکهتے هي فوراً اپني اپني جنگي قوتوں کي نمایش کرتے هیں اور تعزیر و پاداش کے غلغلوں سے تمام یورپ میں آگ لگ جاتي هے - لیکن جب ایران میں عاشوره کے دن ثقة الاسلام کو پهانسي دیجاتي هے ' تو دونوں خاموش رهتے هیں - آرمینیا میں نا خوانده و وحشي کرد اور البانیوں کے هاتهوں چند عیسائي قتل هوتے هیں تو تمام یورپ بهڑک اٹهتا هے - انگلستان کا وزیر اعظم غصه سے از خود رفته هوجاتا هے اور کهتا هے که ان اشقیاء (مسلمانوں) کے هاتهوں سے یه کتاب (قرآن حکیم) لیکے جلادو ' کیونکه جب تک یه کتاب انکے هاتهوں میں رهیگي ' وہ همیشه متعصب رهیں گے - لیکن ایران ' طرابلس ' اور مقدونیه میں مساجد کي توهین کي جاتي هے - عورتوں کي عصمت پر حملے هوتے هیں - عورتیں اور مرد ' بوڑهے اور بچے ' سب بلا تمیز ته تیغ کیے جاتے هیں ' مگر کوئي جنبش پیدا نهیں هوتي - اور پهر جب پارلیمنٹ میں سوال هوتا هے تو اسکا جواب دیا جاتا هے که " نا طرفدار حکومت کے لیے یه نا ممکن هے که وہ مظلوموں کي حمایت کے لیے میدان کار زار میں جائے "

مختصر یه که مسئلۂ شرقیه کا سرچشمه یورپ کا مذهبي اور جنسي تعصب هے ' اور اسکے سوا کچهه نهیں -

مسئله شرقیه کا آغاز

اٹهارویں صدي کے اواخر میں ینگ چري فوج کي بے قاعدگیوں ' افسروں کي نا فرمانیوں ' اور یونان ' رومیلي ' اور ایشیاے کوچک کے عیسائیوں کي بغاوتوں نے دولت عثمانیه کي حالت نهایت مخدوش کردي تهي ' یهانتک که بد اندیش ایک طرف رهے ' اسکے خیر سگال بهي نفس آخریں شمار کر رهے تهے -

اس فرصت کو غنیمت سمجهکے روس اور آسٹریا نے یورپین ٹرکي کي تقسیم کي بابت سنه ۱۷۸۷ - میں ایک معاهده کیا - یه معاهده اگر نافذ هوگیا هوتا ' تو آج دولت عثمانیه پرستاران صلیب

کي قلمرو میں کب کي داخل هوچکي تهي' مگر اسوقت تک مسیحي اتحاد کي تکمیل کا وقت نہیں آیا تها - ایک طرف خود دول یورپ میں باہم اختلاف تها' دوسري طرف ترکوں میں باوجود گونه گوں مفاسد کے ایسے اشخاص موجود تھے' جنکي قوت تدبیر نے اتحاد دول کو منعقد هونے نہیں دیا -

مسئله شرقیه کا دوسرا دور

سنه ۱۸۲۵ - میں یونانیوں نے استقلال کا علم بغاوت بلند کیا' جسکے نیچے هزاروں عیسائي بطور والنٹیر کے جمع هوگئے - ایک ارتهوڈکس بطریق کو قسطنطنیه میں پهانسي دیگئي تهي جسکي وجه سے تمام دول یورپ دولت عثمانیه کي مخالفت پر دست بدست هوگئیں - جب که دولت عثمانیه استقلال خواه یونانیوں سے برسر پیکار تهي' تو روس نے دفعةً اسکے خلاف اعلان جنگ کردیا - انگلستان اور فرانس' روس کے ساتهه ملگئے اور ایک بحري مظاهره (نیول ڈیمونسٹریشن) کرکے سلطان المعظم کو مجبور کیا که وه جنگ کو موقوف کردیں اور یونان کو خود مختاري' دردانیال اور ڈینیوب میں جهاز راني کي آزادي' اور روس کو تاوان جنگ دیں!

یه مسئله شرقیه کا دوسرا دور تها' جسمیں روس کے ساتهه آسٹریا کے بدلے فرانس اور انگلستان دست بدست تھے -

مسئله شرقیه کا تیسرا دور

مسئله شرقیه کا تیسرا دور سنه ۱۹۱۱ - سے شروع هوتا هے - اطالیا نے دولت عثمانیه سے بے وجه اعلان جنگ کیا اور تمام دول یورپ نے ناطرفداري کي پالیسي اختیار کي - نخلستان میں قتل عام هوا' اور سب نے خاموشي اختیار کرلي - انگلستان مسئله مصر کي وجه سے در پرده اس دور کا سرغنه تها - ترکي نے صلح سے انکار کیا تو مقدونیا کي ریاستوں کو بر سر پیکار کردیا گیا - بالاخر سلطنت عثمانیه نے طرابلس کو خود مختار کردیا اور اطالیا اسکے الحاق کا اعلان کرتي هے -

موجوده حالت

اسکے بعد ریاستهاے بلقان کے اعلان جنگ سے ایک نیا زمانه شروع هوتا هے - دول نے پهر ناطرفداري کي پالیسي بظاهر اختیار کي اور اسکے ساتهه هي یه بهي اعلان کیا که کوئي جغرافي تغیر نه هوگا - مگر جب ریاستهاے بلقان نے اُن سازشوں سے میدان جنگ میں فائده اٹهایا' جنکے ذریعه دول یورپ نے ترکي فوج کو طیاري کا موقع نہیں دیا تها' تو اپنے سابقه اعلان کو واپس لیلیا اور مفتوحه ممالک ایک طرف رهے' غیر مفتوحه مقامات (اڈریانوپل' سقوطري' جزائر ایجیین' کریٹ) سے دست بردار هونے کیلیے متفقه یاد داشت کے ذریعه دولت عثمانیه پر زور ڈالا گیا - یاد داشت کو پر اثر بنانے کے لیے انگلستان' فرانس' اور اطالیا نے اپنے جنگي جهازوں کو نقل و حرکت کا حکم بهي دیدیا تها -

سابق نقشۂ تقسیم کي بعض دفعات کا نفاذ

تیسرے دور میں سابق نقشه کي بعض دفعات نافذ کردي گئي هیں - مثلاً طرابلس (جسکو دولت عثمانیه نے خود مختار کردیا هے اور جهاں کے باشندے اپني خود مختاري برقرار رکهنے کے لیے اسوقت تک شمشیر بکف هیں) اطالیا کو دلوادیا گیا هے - کریٹ پر یوناني جهنڈا بلند کیا گیا' باوجودیکه دول یورپ نے اسکي حفاظت کا قانوني عهد کیا تها - ایک اٹالین اخبار کے بیان کے بموجب اختتام جنگ کے بعد مصر کي خود مختاري اور برطانیه کي فوجي نگراني کا فرمان بهي سلطان المعظم سے لیا جائیگا اور اسکی خبر مسٹر (بلنٹ) دیچکے هیں -

نقشۂ تقسیم تیسرے دور میں

اس دور میں ممالک عثمانیه کا نقشۂ تقسیم کسیقدر بدلگیا هے - (سالونیکا) آسٹریا کے بدلے بلقانیوں کو دیدیا گیا هے - (اناطولیا) پر روس قابض هونا چاهتا هے -

جرمني کے مصالح اناطولیا سے زیاده اور دوآبه دجله و فرات سے وابسته هیں -

گو مسئله اسلامیه کا یه ایک نهایت نامکمل خاکه هے' مگر تاهم اس سے اسقدر اندازه هوسکتا هے که عیسائي دنیا اسلام کے ساتهه کیا کرنا چاهتي هے ؟

کیا مسلمان اسقدر ساده لوح اور دیر فهم هیں که با ایں همه واقعات وه اب بهي هلال کے لیے صلیب کي معاونت کے امید وار رهینگے ؟ کیا وه اس درجه خوش گمان اور دیر شک هیں که اب بهي انگلستان کے دعوئے " مذهبي بے تعصبي " کو باور کرلیں گے ؟

کیا وه اسقدر فریب خورده هیں که " انصاف و مساوات کي ماں " " انساني همدردي سے لبریز " اور " قدیم شاندار روایات " کي شیریں ترکیبوں کے دام میں گرفتار رهینگے - ؟

کیا وه اسقدر سرد جوش هیں که اب بهي گلفرو شان یورپ کي مسلم فریبي اور صریح مظالم کي حیله طرازي و عذر جوئي ان کو متنبه نه کرے گي ؟ اور کیا وه اسقدر غیر عاقبت اندیش هیں که اب بهي " مساعد نفس " کے طلائي اصول کے بموجب حفاظت اسلام کے لیے با قاعده اور مسلسل کوشش شروع نه کرینگے ؟

پهر سب سے آخر یه که جو منافقین وکفر پرست زبانیں اب تک انگلستان کے " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " هونے کا وعظ کرتي هیں اور مسلمانوں کو مشوره دیتي هیں که هر طرف سے انکهیں بند کرکے صرف انگلستان کي مسلم نوازي پر آسرا لگاے بیٹھے رهیں' کیا انکو اب بهي اپنے ضمیر اور اپنے خدا سے شرم نه آے گي ؟

ضرورت هے که ان سوالات کا جواب زبان قال کے بد لے زبان حال سے دیا جاے -

مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که اگر انهوں نے ان عبرت آموز واقعات سے فائده نه اٹهایا' اور حفاظت اسلام کي مسلسل اور باقاعده کوشش شروع نه کي' تو وه وقت دور نہیں جب طرابلس اور فلي پولي کی مسجدوں کي طرح خانه کعبه کي طرف بهي صلیب کا جهنڈا لہرا تا هوا بڑهے گا' اور پارلیمنٹ میں کسي سوال کے جواب میں کہا جاے گا که هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي اہال کے لیے ایک ناطرفدار حکومت میدان کارزار میں نہیں جاسکتي -

[بقیه مضمون صفحه ۱۳ کا]

اور همکو یقین هے که تم (اے معزز اهل صلیب) همارے وطني جذبات کي پوري قدر کروگے اگرچه وه تمهاري راے کے خلاف هو اور تمهاري قوم کے وه جذبات جو که ممالک متحدۂ بلقان کے ساتهه هیں هم سے انصاف کرنے کیلیے مانع نهونگے اسلیے که وه البانیه جسپر مکار و خائن نصاري چاروں طرف سے هجوم کر رهے هیں' اوسکي نظر میں عَلَم هلال سے بهتر کوئي ملجاء و ماوي نہیں هے -

اور اگر اس لڑائي میں الباني قوم فتحیاب هوئي' تو ملت البانیه مجلس مقدس روسي کي نهایت ممنون هوگي که اوسنے ولایت متحده میں الباني چرچ کا اعتراف کیا هے - اور اگر هم مغلوب هوں اور اپني وطني مصیبتوں کے بعد زنده رهیں تو آپ سے امید کرتے هیں که آپ همکو باقي مصیبت کے دن کاٹنے کے لیے سائبریا کے گرجا گهروں میں رهنے کي اجازت عطا فرمالیں گے -

شئون عثمانيه

مظــالــم سرويـا

— * —

ايک جنگي نامه نگار کي چٹهي - ايک مشہور انگــريزي اخبـــار ميں

— * —

اطالي ' آسٹروي ' اور ناروي قونصلوں کي رپورٹوں نے يه ثابت کرديا هے که البانيا ميں سروي افسروں اور سپاهيوں کي گونه گوں ستم رانيوں کي خونيں داستانيں ' محض افسانه نه تهيں بلکه اصلي واقعات تهے -

گذشته چند هفتوں کے اندر يورپ ميں جنگ عام کے چهڑ جانے کا وهمي خوف بدقسمت البانيوں کے حق ميں کسيقدر مفيد ثابت هوا تها ' کيونکه مظالم کا مقياس الحرارت ايک حد تک گر گيا تها -

راحت و آرام کي گهڑياں گو عموماً مختصر و زود فنا هوتي هيں مگر بدبخت قوموں کے حق ميں اور بهي خفيف اور جلد گذر جانے والي هوتي هيں - ستمزده الباني شدت مظالم کي کمي سے زياده عرصه تک راحت اندوز نه هوسکے ' اور دو باره مظالم کي گرم بازاري شروع هوگئي -

آسٹروي قونصل نے شروع هي سے روئداد مظـالم کي جمع و ترتيب کے ساتهه اعتنا کيا ' اور ان خونيں مناظر کو فراهم کرتا رها جو سروي افسروں اور سپاهيوں کي تلواريں اور سنگينيں الباني مرد ' عورت ' بوڑهے ' بچے ' مسلم ' اور غير مسلم اشخاص کے خون کے ساتهه ملکر پيدا کر رهي تهيں - اتفاق سے مجهے ان روائدوں کے مطالعه کا موقع ملگيا ميں نے ان کو بهت غور سے پڑها ' اور اب ميں بوثوق کهتا هوں که سروي جنرل (چانکو پٹچ) کي ماتحت فوج کے مظالم اور سيه کارياں دنيا کے ان بدترين واقعات ميں سے هيں ' جن کو تاريخ نے عهد وحشت کي يادگار کے طور پر محفوظ رکها هے - ميں ان ان روئدادوں کے مطالعه کي بنا پر کهتا هوں که يه واقعه هے که ساحل بحر اڈرياٹک پر مارچ کے دوران ميں نه صرف غير مسلم البانيوں کو ته تيغ کيا گيا ' بلکه بهت سے البانيوں کے اعضاے جسم کو اس بري طرح کاٹا گيا ' که شايد انساني عهد وحشت کي تاريخ بهي اسکي نظير پيش کرنے سے عاجز هوگي - اسکے علاوه بهت سے غير مسلم نوجوانوں ' کمر خميده بوڑهوں ' بيکس عورتوں ' اور معصوم بچوں کا قتل عام کيا گيا ' جسکا کوئي شمار نهيں کيا جا سکتا -

روئدادوں کے مطالـعه سے معلوم هوتا هے که ان وحشيانه ستمکاريوں کا اصلي باعث خلاف اسلام مسيحي جوش تها ' جو سروي فاتحوں کے سينوں ميں جوش مار رها تها - اسکي ايک روشن دليل يه هے که تمام البانيـا ميں سروي فاتحوں کي تلـواروں اور سنگينوں کے تختۂ مشق صرف مسلم سر اور مومن سينے تهے -

اس سے بهي روشن تر اور قطعي فيصله کن دليل يه هے که روئدادوں کے بيان کے بموجب ان متعصب فاتح افسروں نے علي رؤس الاشهاد اعلان جهاد کيا اور سروي افسروں نے اپني اپني فوجوں کو جنگ کے ليے بر انگيخته کرتے هوے کها " همارے بادشاه يسوع مسيح کهتے هيں که " ميرے وه دشمن جو نهيں چاهتے که ميں ان پر حکومت کروں انکو يهاں لاو اور ميرے سامنے قتل کرو " اسليے همارے جهاد مقدس کا مقصد صرف اسوقت پورا هوگا جب که هم البانيه کي زمين ناپاک مسلمانوں سے پاک کرديں - پس همارا يه اصلي مقصد هے که البانيه ميں آخري مسلمان کو بهي ته تيغ کر ديں " - ظاهر هے که افسروں کي زبان سے اس قسم کا اعلان پهاڑي بهوکے بهيڑيوں پر کيا اثر کريگا ؟

سروي فوج ميں (جو متعصب ' وحشي ' جاهل ' اور لٹيروں کا مجموعه تهي) ايک آگ سي لگ گئي - " مسلم کشي " کے جوش سے هر سروي سپاهي لبريز هوگيا - " مسلم کشي " سروي فوج کا تکيه کلام هوگيا تها ' جسکي صداے بازگشت زبان تيغ سے بهي آنے لگي - (کمانور) اور (اسکوب) ميں ۳ - هزار نفوس سے زائد ذبح کيے گئے جنميں صدها وه معصوم بچے بهي تهے ' جن کي زبان ابهي اسلامي کلمه سے آشنا بهي نهيں هوئي تهي ! !

يه البانی افسانۂ غم انگيز (ٹريجڈي) کا پهلا دور (پارٹ) تها - اسکے بعد کا دور اس سے بهي زياده خونچکاں هے - يعني (پرشتنه) ميں ۵ - هزار البانی ذبح کيے گئے - جمله معترضه کے طور پر يه بتانا ضروري هے که يه تمام مقتولين وه نهيں هيں ' جو ميدان جنگ ميں کام آئے هيں ' بلکه صرف وه لوگ هيں ' جنکا شکار بلقان کے مقدس مجاهدين نے کيا -

منجمله ان خونيں تماشوں کے جو سروي مجاهدين نے البانيه کے تماشاگاه ميں کهيلے هيں ' ايک تماشه يه تها :

سروي سپاهيوں کي ايک ٹولي آتي هے اور اسلامي محلوں کے مکانات ميں آگ لگاتي پهرتي هے - گهر والے نکل نکل کے بهاگتے هيں ' دروازوں پر سروي سپاهيوں کے پرے کے پرے نظر آتے هيں ' وه ان بهاگنے والوں کو گرفتار کرليتے هيں ' مرد وهيں بندوقوں کے هدف بنائے جاتے هيں ' اور کچهه سپاهي بچوں کو گود ميں لي هوئيں بيکس ماؤں پر ٹوٹ کر ' ان کي گود سے بچوں کو چهين ليتے هيں - بلکتے هوے بچے درختوں کي ڈاليوں ميں لٹکائے جاتے هيں ' اور نمايشي جنگوں کے پهلوں کي طرح سروي چمکتي هوئي تلواريں اپني کاٹ کے جوهر دکها تي هيں - اسکے بعد ستمديده ماؤں پر حمله کيا جاتا هے اور اسکے بعد جو واقعات پيش آتے هيں انکے بيان سے ميں اپنے قلم اور اپنے اخبار کے صفحات کو آلوده کرنے کي جرأت نهيں کر سکتا -

قتل و غارت سروي فوج کا ايک شغل تفريح تها - دس دس باره باره سپاهيوں کي ٹولياں مسلمانوں کے گهروں ميں گهس جاتي تهيں ' اور مال و اسباب کو بے دريغ لوٹ ليتي تهيں - اگر گهر ميں کوئي هتيار ايک طرف ' ايک بڑا چاقو بهي نکلتا تها ' تو فوراً گهر والوں کو سزاے موت سنا دي جاتي تهي اور بندوق کا منهه يا تلوار کي دهار اسکا فوراً نفاذ کر ديتي تهي - اسطرح سروي ديوان انصاف سے ۳۵ - ۳۶ مسلمان البانی روزانه سزا ياب هوتے تهے -

سروي مظالم کا علم صرف غير سروي ذرائع هي سے نهيں هوا هے بلکه بعض سروي دهان وقلم نے بهي انکي داستانسرائي کي هے -

(هر ٹو مٹيچ) سيکريٹري سابق وزارت سرويا بتصريح بيان کرتا هے که اس نے بادنائي سعر (بزديرينه) اور (ايبک) کے درميان کے ديهاتوں ميں اٹهتے هوے دهوں اور شعلوں کے سوا اور کچهه نهيں ديکها - راسته ميں نهايت کثرت سے سولياں مليں اور (ديا کوده) تو سوليوں کي جهاڑي معلوم هوتا تها ! !

بلغراد کے اخبارات قتل و غارت کي داستانیں سروي فوج کے کارنامه هاے زرین کے زیر عنوان بیان کرتے تھے - چنانچه ایک اخبار نے لکھا تھا که کرنیل (ارستویچ) کے زیر کمان صلیبي مجاهدین جون هي (برزرین) میں داخل هوے ' افسروں نے ان سے کہا : " اے بهادر مجاهدو ! خداوند یسوع مسیح کا حکم یاد کرو اور اسکي تعمیل کرو ! " یه سنتے هي سروي مجاهد " مسلمانوں کے گھروں پر توٹ پڑے - اور نہب و سلب ' قتل و ذبح کا بازار گرم هوگیا - یہاں تک که تمام شہر دشمنان مسیحیت سے پاک کردیا گیا - "

برلیپ ' قوصوه ' قرشیتنزه کے مظالم نا قابل بیان هیں -

برزرین کے ایک معزز البانی نے مجھسے بیان کیا : جو " البانی سروي سپاهیوں کي شکایت بالا دست افسروں کے پاس لیجاتا تھا ' قطعاً قتل کردیا جاتا تھا "

البانیا کے قرضدار عیسائي اپنے مسلمان قرضخواهوں کے متعلق سروي افسروں سے جاکر لگاتے تھے که وه باغي هیں - سروي افسر محض ایک شهادت پر بلا مزید تحقیق کے انکو سزاے موت کا حکم دیتے اور الکي تمام مملوکات اس قرضدار مخبرکو نہایت ارزان قیمت پر دیدیجاتي تھي -

(فرلیرفیتس) نامي ایک گاوں میں جب سروي فوج داخل هوئي ' تو باشندگان شہر سروي افسر فوج کے پاس گئے اور جان بخشي کي درخواست کي - افسر نے انکو تسلي دي اور اون سے وعده کیا که انکي جان ' آبرو ' اور مال ' تینوں میں سے کسي کو صدمه نہیں پہنچیگا - مگر جوں هي یه بدنصیب باشندے گھر واپس پہنچے ' بے دریغ ٣٠ سو شخص قتل کردیے گئے - یہاں تک که گاوں بھر میں ١٢ - مسلم خاندانوں کے علاوه ' تمام خاندان ته تیغ کردیے گئے تھے -

(باتا) میں تمام مسلمان قیدي جانوروں کي طرح ذبح کیے گئے - بیان کیا جاتا هے که جسطرح شکاري فخر کے موقع پر یه دیکھتے هیں که کس نے زیاده شکار مارے ؟ اسیطرح سروي افسر مفاخرت کے موقع پر یه دیکھتے ' که کس نے زیاده مسلمان مارے ؟!

صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر کا بیان هے که سروي جنرل (استیفا نویتچ) نے صدها آدمیوں کو دو ٹکڑے کرکے انکو توپوں سے اڑوا دیا - اسي ڈاکٹر کا یه بھي بیان هے که (سلنجه) کے قریب سروي جنرل (زوکو ویتچ) نے ٩٥٠ البانی مسلمانوں کو ذبح کیا -

ان مظالم کو پڑھکر یورپ کي عموماً اور دولت برطانیه کي خصوصاً دانسته خاموشي کیوجه سے قدرتاً سوال پیدا هوتا هے که اس نویں صلیبي جنگ میں کیا دولت برطانیه بھی شریک هے ؟ هر انگلش مین و نیز وه تمام مسلمان جو هندوستان اور مصر میں برطاني اثر کے قیام کے طرفدار هیں ' ضرور دل سے خواستگار هونگے که اس کا جواب نفي میں هو ' مگر یاد رکھنا چاهیے که اهل مشرق اب اسقدر ساده لوح اور طفل مزاج نہیں رهے که سابق کي طرح ڈپلو میٹک جوابوں سے بہل جائیں - ان کي تسلي اب صرف اس جواب سے هو سکتي هے جو زبان عمل سے دیا جائے - اس لفظ پر پہنچکے افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا هے که اسوقت انگریزي زبان عمل کے جواب کا میلان نفي کي جگه ' اثبات کي طرف هے -

---

الهلال کي ایجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' انگریزي اور گجراتي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو با وجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

البانیا اور دولت علیه

مقتبس از " الراي العام "

— * —

مترجمۂ جناب قمر شاه خاں صاحب (رامپور)

— * —

ایک ارتھو ڈکس البانی پادري مقیم بوسٹن (امریکه) نے حسب ذیل کھلي چٹھي البانیا کي مجلس بطریق کے نام شائع کي هے :

ایک چٹھي فادر الگزنڈر هو ٹوفنتز کي (جو نیو یارک میں روسي بشپ هیں) همکو ملي ' جسمیں انہوں نے عیسائي البانی مقیم امریکه کے خیالات دربارۂ جنگ بلقان معلوم کرنا چاهے هیں - اگرچه مراسلۂ مذکوره خاص طور پر لکھا گیا هے اور فادر موصوف نے دوستانه لہجه میں ظاهر کر دیا هے که وه هماري رائے پر معترض نہیں هیں ' لیکن هم ضروري سمجھتے هیں که اپني پالسي ظاهر کرنیکے لیے اس مسئله پر پوري طرح بحث کریں اور اپني سیاسي حالت اور اوسکے اسباب وضاحت سے بیان کردیں ' تا که کسیکو غلط فہمي واقع نہو ' اور اگر اون اسباب کے بوضاحت بیان کردینے میں هم کامیاب هونگے ' تو همکو یقین هے که مجلس مقدس کے معزز ارکان اور کنسیۂ روسیه اور محترم روسي قوم هماري رائے کو (جو اس مسئله میں هے) سمجھه لیگي اور همارے جذبات کو انصاف کي نظر سے دیکھے گي -

عیسائي البانی اپنے مسلمان بھائیوں کے دل و جان سے شریک هیں اور اجنبي حمله آوروں کے مقابله میں جرأت کیساتھه وطن کي مدافعت کررهے هیں - اسکي تفصیل بیان کرنا اور سمجھنا نہایت سہل هے ' اسلیے که اگر کوئي شخص نقشے میں جزیره نماے بلقان پر غور کریگا تو البانی زمین کو یونان ' مانٹي نیگرو ' اور سروي قوموںکا رزمگاه پائیگا - اور جو شخص بلقان کے سیاسي حالت سے واقف هے اوسپر روشن هے که اگر اس لڑائي میں ترکوں کو شکست هوئي تو البانیا دول بلقان میں تقسیم هو جائیگا اور نقشۂ یورپ سے همیشه کیلیے محو کر دیا جائیگا -

جمله البانی بلا لحاظ اختلاف مذاهب ' اور آپس کے سیاسي جھگڑوں کے ' اس بات کو خوب جانتے هیں که یه جنگ محض اسلیے هے که البانی قوم اپنے حقوق کي حفاظت پر قادر هونے سے پیشتر پیس ڈالي جائے - اس خیال کا موید یه واقعه هے که ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیه پر ایسے وقت میں اعلان جنگ کیا ' جبکه حکومت عثمانیه اس طویل وخونریز شورش البانیا کو ختم کردینے پر راغب تھي اور سرکاري طور پر اوسنے البانیوں کي قومیت کا اعتراف کرکے همکو وطني مدارس جاري کرنیکا حق اور آزادي عطا کردي تھي - ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیه پر اپنے ناگہاني حمله سے البانیوں کو ان وطني حقوق سے متمتع نہونے دیا جو کسي دوسریکے حقوق کے خلاف و مضر نہیں هیں ' بلکه وه طویل زمانه جس میں البانی ادبار و مظالم میں پڑے هوے تھے ' اوسکو حکومت عثمانیه اور البانیه کے باهمي معاهده نے ختم کردیا تھا -

هماري اس پالیسي کے یه اسباب هیں - اور علاوه اسکے اور بھي اسباب هیں مگر سردست انکا ذکر کافي هے :

هر زمانه میں عیسائي البانیوں کو ترکوں کے ساتھه متحد رکھنے والا پہلا سبب یه رها هے که گذشته زمانه میں عثمانیوں سے زیاده همکو ممالک متحده بلقان سے مضرتیں پہنچي هیں ' ثانیاً البانیونکا اعتقاد هے که اونکے معاملات میں ریاست بلقان ترکوں سے زیاده مشفقانه سلوک نہیں کرینگي -

گذشته زمانه میں جو خوفناک مظالم یوناني پادریوں نے

جنوبی البانیہ میں آئے ہیں' ان سے آپ لوگ خود ہی واقف ہیں - اسیطرح ہمکو نہ یہ بھی یاد دلانیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ یونانی بشپوں — ہماری ہی زبان پر اپنا دیا آمنیں ڈھلتی نہیں؟ اور آرتھوڈوکس البانیوں پر عام طور پر ایسے ناگوار افعال کے وہ مرتکب ہوے ہیں؟ کیونکہ صرف سیاسی رجحان کی بنا پر وہ البانیوں کو بپتسمہ دینے سے انکار کرتے تھے' اور علاوہ اوسکے یونانی پادریوں کے جاسوس حکومت سے البانیوں کی مخبریاں کرتے رہتے تھے - زمانہ عبد الحمید میں البانیہ کے صدہا بچوں پر نزول مصائب کے باعث بھی یہی ہوے اور انکی جرائم پیشہ قوموں نے اونکے ورغلانے سے عوام کو اور پادریوں کو (جنکا اونکی جرم بجز سچی محبت وطن کے نہ تھا) قتل کیا - ان مظالم کی تائید میں (جو یونانی بشپوں نے البانیوں پر جائز رکھے) ہم خود بلغاریوں کو شہادت میں پیش کرتے ہیں - کیونکہ ان تمام مصائب میں وہ بھی ہمارے شریک حال رہچکے ہیں اور اس بات کی دلیل (کہ ریاست ہاے بلقان کی کامیابی کی صورت میں البانیوں کی کیا حالت ہوگی) وہ معاملہ ہے' جو سرویہ کے بعد معاہدہ برلن کے کیا تھا - سرویہ کو اس معاہدہ کے ذریعہ ایک قطعہ البانیہ کا دیا گیا تھا' لیکن اس عیسائی سلطنت نے مدنیت و تہذیب کی تمام کو اس البانی زمین میں اسطرح انجام دیا کہ ایک لاکھ البانیوں کو نکال دیا اور اونکی جائدادیں بلا معاوضہ ضبط کرلیں' اور اس وجہ سے ہزاروں انسان بھوک اور سردی کے شدائد سے مرگئے اور یک قلم فنا ہو گئے -

جو سروی اپنی ملک کی تاریخ سے واقف ہے' اگر اس وحشیانہ اور انتہائی ظلم سے انکار کرے' تو ہمارے پاس حجت تمام کرنے کیلیے صدہا شہادات موجود ہیں -

ہماری پالیسی مانٹی نیگرو کی نسبت اگرچہ بظاہر ایسی معلوم ہوتی ہے کہ مانٹی نیگرو کی اون مہربانیوں کی ناشکری کرتے ہیں جو انھوں نے دو سال پہلے مالیسورونکی شورش کے وقت ہم پر کی تھیں جبکہ ہم — اوسکے ملک میں پناہ لی تھی - لیکن حقیقت یہ ہے کہ جسقدر کیہوں پناہ گزینوں کو دیا گیا تھا' اوس سے دس گنا زیادہ قیمت ترکوں نے بادشاہ نکولاس کو ادا کردی اور جبکہ وہ پہنچگئی تو بادشاہ کے سرداران البانیہ کو ترکوں کی شرائط قبول کرنے پر مجبور کیا اور وہ بغیر حصول ضمانت اپنے اپنے ملک کو واپس گئے -

اور ایک بڑی دلیل اس بات کیلیے کہ مانٹی نیگرو کے خاندان شاہی کی دوستی محض مال پر مبنی ہوتی ہے اور اس امر کی' کہ ہمارا پہلا قول بادشاہ کی [illegible] احترام نہیں ہے' وہ معاملہ ہے جو جنگ روس و جاپان کے [illegible] میں پیش آیا - اوسوقت سلطنت روس اپنی [illegible] کی وجہ سے اس بات پر مجبور ہوگئی تھی کہ جو [illegible] مانٹی نیگرو کو [illegible] دے - [illegible] مانٹی نیگرو [illegible] [illegible] - [illegible]

[illegible]

حاشیہ ایشیائی صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو

ایسے سلطان کے مخلص رہیں' جسکی زندگی نہایت پاک ہے' اور ایسی حکومت کی مدد کریں' جسنے البانی قوم کے ساتھہ عدل و انصاف ادا ہے' یعنے دولت علیہ عثمانیہ کی -

ہم یہ بھی ظاہر کردینا چاہتے ہیں کہ ہم ریاست ہاے بلقان سے اس لیے مقابلہ نہیں کر رہے ہیں کہ ہمارے دل میں ان عناصر سے کینہ ہے جو ممالک بلقانیہ سے مرکب ہیں - بلکہ اونکی ظالمانہ سیاست اور تہذیب البانیہ کے لیے دشمنی کی وجہ سے - بلقانیوں میں جو خوبیاں ہیں' اونکی ہم ضرور قدر کرتے ہیں -

لیکن ہم افسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنی کوششیں اس ظالمانہ جنگ پر صرف کر رہے ہیں' جس کا نفع بجز اونکے بادشاہوں اور مدبرین کے کسیکو نہیں پہنچ سکتا - کیونکہ جس مہم کے واسطے یہ کھڑے ہوئے ہیں' وہ عقلمندوں کی رائے میں اونکی قابلیت اور فوجی حیثیت سے زیادہ ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ عیسائی تہذیب ممالک بلقان میں عثمانی تہذیب سے بہتر ہے - حالانکہ یہ کہنا اوسیقدر صحیح ہے' جتنا کہ قرون وسطی میں صلیبی متعصبونکا اون مسلمان عربونکی نسبت (جو تہذیب کے انتہائی عروج پر تھے) ایسا کہنا صحیح تھا - کیونکہ بلغاری' یونانی' سرویوں نے مقدونیہ میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں وہ وہ شرمناک حرکات کیے ہیں' جنکی مثال تاریخ عثمانی میں نہیں ملسکتی' اور انہی شرمناک افعال کا وہ عنقریب پھر اعادہ کرنے والے ہیں - اس جنگ میں فتح یاب ہونیکے بعد تقسیم مال غنیمت کے وقت ایک دوسرے کا گلا دبائیگا - یورپ کا فرض تو صرف یہی ہے کہ کھڑا دیکھتا رہے' لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ ایسی نوبت نہ آئے' اور عثمانی لشکر ان طمع کے نشہ میں مخمور غارتگرونکا بھرکس نکال دے اور ہمیشہ کیلیے اونکی بدمزاجی نکالدے -

یہ ہے خلاصہ اون اسباب کا' جس نے البانیونکو بلقانیوں کی صلیب کے مقابلے میں عثمانی ہلال کیطرف مائل کردیا ہے' کیونکہ البانی اس لڑائی کو مسیحیت کی لڑائی بمقابلہ اسلام کے نہیں سمجھتے ہیں - وہ جانتے ہیں کہ یونانیوں اور بلقان کے سلافی قوموں کی اپنی حدود کی توسیع کے لیے یہ ایک کوشش ہے' اور یہ توسیع صرف ہماری سرزمین ہی سے ہو سکتی ہے' پس عثمانی محض ہمارے لیے لڑ رہے ہیں

ممالک متحدہ امریکہ میں البانیوں نے اس کو خوب سمجھہ لیا ہے - یہانتک کہ انھوں — مشرقی اور مغربی ولایت میں جو جلسے منعقد کیے' ان میں اس بات پر متفق ہوگئے کہ ترکوں سے جو جو شکایتیں ہیں انکو بھول جانا چاہیے' اور حکومت عثمانیہ کے ساتھہ کامل اتحاد رکھنا چاہیے -

یہی نہیں بلکہ انھوں نے عثمانی لشکر کی فتح کیلیے نماز کا اعلان کیا' [illegible] بوسٹن' [illegible]' بروج' اصلاح ولادت ماس' [illegible] : [illegible]' مانسفیلد' [illegible]' [illegible]' ہابر' میں ترکونکی [illegible] دعا مانگی [illegible] حکومت سلطانی لشکر کی فتح کے لیے دعا مانگی گئی' ہم نے اپنے [illegible] ہوتے دیکھا' اور اگر چند [illegible] پہلے ہم اس [illegible] کرتے [illegible] اور ہمارے مسلمان بھائی ہمکو [illegible] -

حالات موجودہ کے متعلق احباب قوم کی پالیسی اب پر واضح [illegible] جسقدر [illegible] کوشش ہوگی' ہم کہ جیسا اور ہمارے قول [illegible] ہے کہ [illegible] بڑا مدال اور [illegible] و معقد [illegible] -

ہم [illegible] ہیں کہ اپنی صرف [illegible] کے بدل سے' اور اپنی [illegible] کی مدافعت کیلیے اپنی [illegible] سے جہانتک ممکن ہو لڑیں

بقیہ کیلیے صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو

مراسلات

مجلس تکمیل مسلم یونیورسٹي علی گڈھ کا مجوزہ :

خانہ ساز ڈیپوٹیشن

(اسلامي اخبارات اور مسلم پبلک کي خاص اور فوري توجہ کي ضرورت)

— * —

جہاں یہ دیکھکر بے حد مسرت ہوتي ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ترک بھائیوں کي مصیبت کو اپني مصیبت' اور ایرانیوں ' مراکشیوں' اور طرابلس کے جانباز عربوں کي تباھي کو اپني تباھي سمجھکر ان کي موجودہ مشکلات و مصائب میں اپني گہري ہمدردي کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے لیے چندہ جمع کرنے اور دیگر اخلاقي امداد دینے میں اپني پوري سرگرمي دکھاکر قدیم شاندار اسلامي روایات کو تازہ کر رہے ہیں' وہاں یہ دیکھکر از حد رنج و افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے خاص ہندوستاني معاملات کو نہایت بے پروائي کي نظر سے دیکھ رہے ہیں اور انھوں نے ایک ایسے قومي معاملہ کي طرف سے' جسکے متعلق اخبارات و پبلک جلسوں میں نہ صرف بہت ھي گرما گرم مباحثے ہوچکے ہیں' بلکہ جس کو متفقہ طور پر مسلمانان ہندوستان کي قومي حیات و ممات کا مسئلہ قرار دیا گیا ہے' مطلقاً آنکھیں بند کرلي ہیں -

یہ امر یقیناً موجب مسرت ہے کہ ترکي کے معاملہ میں جب ہزہائینس (آغا خاں) مسلمانوں کي عام راے کے خلاف ایک مضمون لکھتے ہیں تو مضمون شایع ہونے کے چند گھنٹے بعد ھي فوراً آغا خاں کے خیالات و رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا جاتا ہے اور پھر کلکتہ ' لاہور' مدراس ' ہندوستان کے تمام طول و عرض میں جہاں جہاں وہ مضمون پہنچتا ہے ' مسلمانوں میں ایک ہلچل اور عام بے چیني پیدا کردیتا ہے - ہر جگہہ اور ہر مقام پر اظہار ناراضگي کے جلسے منعقد ہوتے ہیں - ملامت اور نفرت کے ریزرلیوشن پاس کئے جاتے ہیں - بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے ہیں - مگر کیا یہ امر موجب افسوس نہیں کہ قوم کا مسلمہ لیڈر نواب وقار الملک بیماري کي حالت میں اپنا قومي فرض سمجھکر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گڈہ میں ١٠ صفحے کا ایک مبسوط مضمون لکھتے ہیں اور قوم فروشوں کي (١) قوم فروشي کے بھانڈے کو اخبار کے ہزار راھے پر پھوڑ دیتے ہیں اور مسلمانان ہندوستان اس کو بے پروائي کي نظر سے دیکھکر اسکي طرف متوجہ بھي نہیں ہوتے ؟ نہ مسلمانوں کي کسی انجمن کے جلسہ میں ان قوم فروشوں کے خلاف کوئي ریزرلیوشن پاس ہوتا ہے - نہ کوئي اسلامي کمیٹي یا پبلک جلسہ اس خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے خلاف ملامت و نفرت کا اظہار کرتا ہے - نہ کوئي اسلامي اخبار اس قوم فروشانہ کارروائي پر کوئي خاص نوٹس لیتا ہے اور نہ مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے ہیں ! کیا مسلمانوں کو نواب صاحب قبلہ کے اس مضمون کي صداقت میں کوئي شک و شبہ ہے ؟ میرے خیال میں قوم کا وہ کون بد نصیب فرد ہوگا' جسکا یہ خیال ہو - اور جس صورت میں کہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تردید میں اسوقت تک قوم فروشوں کے کیمپ سے ایک آواز بھي نہ اُٹھي ہو' بلکہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تائید شیخ محمد عبد اللہ صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - اور آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - ٹرسٹیان کالج کے مضامین مندرجہ انسٹیٹوٹ گزٹ و مسلم گزٹ سے ہوتي ہے تو کوئي خفیف سا شک و شبہ بھي کیونکر باقي رہ سکتا ہے -

تو پھر اے ہندوستان کے مسلمانو ! کیا تم چاھتے ہو کہ تمہارا تمام سرمایہ' تمہاري تمام عمر کي پونجي ' تمہارا تمام بنا بنایا کھیل ' یعني مدرسة العلوم علی گڈہ' جس پر کئي ایک بزرگان قوم کي زندگیاں صرف ہوچکي ہیں - جس پر قوم کا بے شمار روپیہ خرچ ہوچکا ہے - جس پر قوم کي نگاہیں اُٹھتي ہیں اور جو قوم کي تمام امیدوں کا مرکز ہے ' گورنمنٹ کے حوالہ کردیا جاے ؟ ہندوستان کے مسلمانو ! کیا تم اس بات پر رضامند ہو کہ مدرسة العلوم کي نہ ھي سہي آزادي کا بھي خاتمہ ہوجاے ؟ اور کیا تم اس بات کے لیے تیار ہو کہ یونیورسٹي اگر تمہیں مل بھي جاے تو اسکا نام مسلم یونیورسٹي نہ ہو بلکہ علی گڈہ یونیورسٹي ہو- جو آزاد' اسلامي' اور مکمل یونیورسٹي نہ ہو' بلکہ گورنمنٹ کي ' غیر اسلامي ' اور محدود یونیورسٹي ہو ؟ اگر ان تمام باتوں کا جواب نفي میں ہے تو پھر اے مسلمانو ! بر وقت کیوں کوشش نہیں کي جاتي کہ مسلمانوں کا کالج مسلمانوں ھي کا رہے - مسلمان گورنمنٹ سے نماز بخشوانے گئے تھے ' مگر وہاں تو چند جاہ طلبوں اور خود غرضوں کي طفیل اور ان قوم فروشوں کے صدقے ' جنکے جسموں میں (کامل) کي روح کام کر رھي ہے ' اُلٹے روزے بھي مسلمانوں کے گلے پڑ رہے ہیں - مسلم یونیورسٹي' تو نہ ملیگي ؟ کالج بھي جاتا رہیگا - اور جو تھوڑي بہت آزادي اسوقت مسلمانوں کو کالج میں حاصل ہے اس سے بھي مسلمانوں کو ھاتھ دھونے پڑینگے -

پس میں تمام مسلمانوں سے بالعموم اور اسلامي اخبارات ' انجمنوں' اور مسلم یونیورسٹي پراونشل کمیٹیوں سے بالخصوص نہایت زور سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ کي اہمیت و نزاکت کو پورے طور پر محسوس کریں اور قوم فروشوں کي اس قوم فروشانہ کارروائي کے خلاف جو لکھنو میں درون پردہ راتوں رات کیگئي ہے زبردست آواز بلند کریں اور مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق اپني بے اطمیناني و بے اعتمادي صاف ظاہر کردیں - ورنہ اگر قوم خاموش رھي اور موجودہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن ... جس میں اکثریت ایسے حضرات کي ہے جو گورنمنٹ کي شرائط پر یونیورسٹي لینا چاھتے ہیں اور عام پبلک اوپینین (عام راے) کي بے وقري کرنے پر تلے ہوے ہیں' حضور وایسراے کے پاس پہنچ گیا تو یقیناً اسکا نتیجہ وھي ہوگا' جو مسلمانوں کي تعلیمي تباھي کے سوا اور کچھہ نہیں ہو سکتا - یعني یونیورسٹي کو گورنمنٹ کي پیش کردہ شرائط پر ان تمام قیود اور پابندیوں کے ساتھہ جو مجوزہ مسلم یونیورسٹي کو گورنمنٹ یونیورسٹي بنادینگي' منظور و قبول کرلیا جائیگا - اسوقت قوم کا شور و غل بالکل بے کار ' بے سود' اور صداے بے ہنگام ثابت ہوگا - یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ والی مثل صادق آئیگی' اور سواے اسکے اور کیا ہو سکیگا کہ قوم مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ سے خطاب کرکے یہ مصرعہ پڑھے - (١)

---

(١) ڈیپوٹیشن کے معاملے میں آکر غصہ بہت ہے ' لیکن اتني سختي بہتر نہیں (الہلال)

(١) اس مصرعہ کے لکھنے کا بھلا یہ کون موقعہ تھا ؟ ہمارا خیال مسٹر محمد علي کي نسبت ایسا نہیں ہے - البتہ ان سے ایک لغزش ضرور ہوگئي (الہلال)

جهوٹي قسم سے آپکا ايمان تو گيا ؟

اسلامي اخبارات كي خدمت ميں خاكسار دو باره يه عرض كرنيكي اجازت چاهتا هے كه وه نواب صاحب قبله كے مضمون كو تمام و كمال نقل كركے اس آواز كو تمام قوم تک پهونچائيں اور اس پر نهايت آزادي كے ساتهه راے زني كريں - ورنه بعد از وقت طويل و عريض ليڈر لكهنے كا فائده معلوم -

(الهلال) كلكته نے اگرچه سب سے پہلے نواب صاحب قبله كے مضمون كو تمام و كمال نقل كرديا تها مگر اسكے متعلق اپنے خيالات ظاهر كرنے كا جو وعده كيا تها وه ابهي تک پورا نهيں كيا - مسلم گزٹ نے چند اقتباسات اور مختصر سے اڈيٹوريل نوٹ پر اكتفا كركے خاموشي اختيار كي - زميندار نے ايک مدت كے بعد اس مضمون كو پانچ يا چهه ٹكڑوں ميں شايع كيا اور باوجود " ايک زبردست اور دل هلاديني والي آواز " اور " ايک گهري سازش كا انكشاف " كے زبردست عنوان قائم كرنے كے خود اسكا اپنا دل ذرا بهي نهيں هلا - آنريبل مسٹر محمد شفيع كي صدارت مسلم ليگ كے خلاف تو صداے بے هنگام بلند كرنے كيليے ليڈروں پر ليڈر لكهے جاتے هيں مگر گهري سازش كے انكشاف كے متعلق دوسطروں كا نوٹ لكهنے كيليے بهي گنجايش و فرصت نهيں - وكيل و پيسه اخبار بالكل هي خاموش - آبزرور نے ايک مختصر سانوٹ لكهديا تها اور بس - (كامريڈ) بهلا كيا لكهيگا - وه تو خود ايک فريق هے - نواب صاحب قبله كے مضمون كا تو وه بهولے سے بهي ذكر نهيں كرتا ، البته اس بات پر خوشي ظاهر كرتا هے كه هز هائي نس آغا خاں اور راجه صاحب محمود آباد حضور ويسراے سے ڈپوٹيشن كي حاضري كے متعلق خط و كتابت كر رهے هيں !

خاكسار مقبول احمد سكرٹري پراونشل كميٹي مسلم يونيورسٹي - } رياست كشمير - ٢٨ فروري سنه ١٩١٣ع

ايک تجويز

— * —

غازي انور بک كي خود نوشته سوانح عمري

— * —

١٢ - ربيع الاول كے اخبار ميں جو آپ نے آينده نمبر ميں انور بے كي خود نوشته سوانحعمري كے درج كرنے كا وعده كيا هے ، اسكي نسبت ميں يه راے دونگا كه شائع كرنے سے قبل اُس كاحق تاليف رجسٹري كراديا جائے اور آينده پرچے سے براهِ تين چار پرچوں تک خريداران الهلال كو اطلاع ديجائے كه وه اُس نمبر كو كم سے كم ڈهائي روپيه كو وصول كريں اور هر ايک خريدار اُس نمبر كا ايک اور خريدار پيدا كرے ، اور يهه روپيه جو اس طريقه سے وصول كيا جاے ، زر اعانۀ هلال احمر ميں جمع كركے قسطنطنيه بهجديا جاے تا كه وه انور بے كي راے سے اُسكو صرف كريں - ميں سمجهتا هوں كه يهه ايک بهت هي حقير رقم هوگي ليكن اِس سے همارا وه جوش محبت معلوم هوجائگا جو انور بے كي ذات كے ساتهه همكو هے - خداوند كريم اُس كو اپني امن و امان ميں ركهے ، اور اُسكي كوششوں اور مساعي كو مشكور كرے - اگر يهه تجويز آپ منظور نكريں تو بهي وه رساله جس ميں مذكورۀ بالا سوانح عمري درج هو ميرے پاس دس روپيه ميں وي پي كرديجئے گا - ميں ايک قانع آدمي هوں جيسا كه آپ جانتے هيں - ليكن آج مجهكو اپني حالت كارنج هے ، كاش ميں كچهه دے سكتا يا كر سكتا -

(از بهوپال)

فهــرست

زر اعانۀ دولت عليۀ اسلاميه

(١٣)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ، بان لهم الجنة

	پائي	آنه	روپيه
مولوي واحد حسين صاحب وكيل هائيكورٹ كلكته	٠	٩	٦
بذريعه قافله مولوي شهاب الدين صاحب مالک بله	.		
بزرگان كالدازا بهاٹ پاڑا نقد	٠	٢	٨٨
„ تين بٹن معه زنجير و تعويذ چاندي كے دو عدد			
بذريعه ڈاكٹر عبد الله خانصاحب بكائي	٠	-	١٢٥
بذريعه مياں حسين صاحب محله گولک پور باٹكي پور	٠	٣	١
نور محمد صاحب سب اورسير (ماٹهه) جهانسي	٠	٠	٥
بذريعه نيار علي خانصاحب سپروائزر نهر جهيلم			
منگلا هيڈ ورکس	٠	٥	٣٦١
بذريعه ولي محمد صاحب عباسي اودےپور	-	٨	٢١٢
بذريعه مولوي حبيب النبي خان صاحب صولت (كرايه - كلكته) :—			
لفٹنٹ جے - ايف - اباٹ صاحب بهادر (بلٹن نمبر ١/٨ گورکها - ڈيره ڈون)	٠	٠	٣٠
شيخ محبوب مياں صاحب (كرايه)	٠	٠	١
معرفت مولوي حيات بخش صاحب (بالو بازار)	٠	٢	٣
منشي كرامت علي صاحب (كرايه)	٠	٨	١
معصوم بچوں كي عيدي	٦	٢	١
حافظ غلام حسين صاحب (كرايه)	٠	-	١
بابو استاد صاحب (كرايه)	٠	٠	١
منشي عبد العزيز خاں (بالو بازار)	٠	-	٣
جناب كريم بخش عطار صاحب (مرزا پور)	٣	.	٠
جناب عبد الحكيم صاحب (مرزا پور)	٦	٣	٠
„ عبد المجيد خان صاحب (كرايه)		٠	١
„ شيكر مياں صاحب (كرايه)			٠
„ شيخ مجيب الرحمن عرف موجو مياں (كرايه	٠	٨	٠
„ سيد دلاور علي صاحب (كرايه)		[illegible]	٠
„ منگلو مياں صاحب (كرايه)		٩	.
متفرقات	٦	٨	٢٩
جناب محمد حنيف صاحب		٢	٠
ميزان	٠	٣	٨٦٥
ميزان سابق	٦	٤	١٢١٨٣
ميزان كل	٦	٧	١٣٠٤٨

مبلغ چاليس روپيه جو بذريعه مولوي حبيب النبي خانصاحب صولت كرايه روڈ كلكته وصول هواتها فهرست نمبر ٩ ميں شائع كيا گيا تها آج اسكي تفصيل درج ذيل كي جاتي هے :—

منشي احمد علي صاحب (خضر پور - كلكته)	٠	٠
مولوي اظهر السعدين صاحب (كرايه)	٠	٠
محمد اسمعيل استاگر صاحب (كرايه)	٠	٠
قاضي صوبه جان صاحب (كرايه)	٠	٠
جناب اسمعيل مياں صاحب جهاؤتلا روڈ	٠	
ماسٹر امام الدين (راڈن اسٹريٹ)	٠	
ماسٹر نصير الدين (كرايه)	٠	

فکاهات

—:o(*)o:—

(۱)

سر آغا خاں کا خطاب ترکوں سے

—:*:—

گفت با ترک حضرت آغا * انچه گویم به گوش در گیرید
بگذارید خاک یورپ را * دل ازیں مرز و بوم ، بر گیرید
ایشیا مسکن قدیم شماست * باز آں خاک را مقر گیرید
دل به صید رمیدہ نتواں بست * یک شکار شکسته بر گیرید
اسپ ، گر زیر راں نمي آید * بگذارید و مادہ خر گیرید
کار پیشینۂ شما کشت است * مرغزارے و گاو نر گیرید
بانگ توپ و تفنگ درد سر ست * ناوک و خنجر و سپر گیرید
نوبت ریل و تلغراف گذشت * قاصد و پیک و نامه بر گیرید
کار دنیا کسے تمام نکرد * هرچه گیرید مختصر گیرید

(۲)

ترک سے حضرت آغا نے یه ارشاد کیا: * کیوں هو بے فائدہ یورپ میں گرفتار الم ؟
ایشیا میں اگر آجاو تو پھر تا به ابد * پاوں پھیلا کے پڑے چین سے سوؤگے چه غم ؟
نظر آجائیگي بیکاري آلات جدید * جب که تم وادي تاتار میں رکھوگے قدم
ریل یا تار کي پھر هوگي نه حاجت تم کو * ڈاک پہنچانے کو آجائینگے مرغان حرم
خود هي کہدوگے که بیکار هیں سب توپ و تفنگ * نظر آئیگا جو تیر افگنیوں کا عالم
سلک بحري کي ادا دل سے اُتر جائیگي * دیکھ لوگے جو کمندوں کا وہ پیچ اور وہ خم
فائدہ کیا ھے که تم ریل کا احسان اُٹھاو * آپ کا اسپ سبک سیر ھے کس بات میں کم ؟
آپ صحرا میں چلائیں گے جو خشکي کا جہاز * پھر نه کچھ بھاپ کي حاجت ھے نه طوفان کا غم
لطف جو بانگ جرس میں ھے وہ سیٹي میں نہیں * زیر کوکھ نہیں سکتا کوني هم پایۂ بم
لمپ کي شعله فشاني میں کہاں وہ انداز * شمع کي بزم طرازي کا جو کچھ ھے عالم
فیصله بیٹھ کے چوپال میں کردیگا جو پنچ * هوگا یورپ کے قوانین سے بڑھکر محکم
اور مانا بھي که فردوس بریں ھے یورپ * حضرت خواجه شیراز یه کرتے هیں رقم

پدرم روضۂ رضوان به دو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من به جوے نفروشم

کشاف

یونیورسٹي ڈپوٹیشن

—*—

آپ نے " بحث سفارت " په جو کي تھي تقریر * تھا حقیقت میں وهي شیوۂ ازاد روشي
دفعۃً طبع مبارک نے جو بدلا انداز * سب کو حیرت تھي که کیوں آپ نے کي نئي روشي
یا تو اس زور سے تھے آپ " سفارت " کے خلاف * یا که خود آپ بھي شامل تھے اُسي میں بخوشي
بادۂ جام سفارت طرب انگیز سہي * آپ کي شان کو زیبا نه تھي یه بادہ کشي

* * *

کھینچکر اک نفس سرد یه ارشاد هوا : * " ذوق ایں بادہ نه داني بخدا تا نه چشي

نقاد

…ed by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA